آداب

اس کتاب میں ضروریات زندگی کے ان تمام (کھانے پینے، اٹھنے جاگنے،لباس،مسجد،قرآن،والدین،میاں بیوی،مجلس،راستے، وغیرہ) آداب کومختصرا،جامع اورنہایت ہی سہل انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تالیف

مولانا محمد ضیاء الحق جامعی ندوی بھٹکلی

(سابق امام حمزہ جمعہ مسجد)

ناشر

فلاح دارین اسوسی یشن بھٹکل

نام کتاب : آداب

کمپوزنگ : قاسمی کمپیوٹرسلمان آباد بھٹکل

ناشر :فلاح دارین اسوسی یشن، حمزہ نگر جالی روڈ بھٹکل

تعداد : ۱۰۰۰

قیمت :

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

حضرت مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی دامت برکاتہم

(معتمد تعلیمات دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

الحمد للّٰہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔امابعد

عزیز گرامی مولوی محمد ضیاء الحق ندوی سلمہ ہمارے بزرگ اور کرم فرما حضرت ڈاکٹر علی ملپا صاحب مدظلہ کے حفید اور ہمارے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے فاضل ہیں۔آں عزیز نے آداب معاشرت پر اس جذبہ سے کتاب ترتیب دی ہے کہ ادب کو عمل کی روح کی حیثیت حاصل ہے،اور جو عمل آداب کا خیال رکھ کر انجام دیا جاتا ہے اس سے عامل کو زیادہ نفع پہونچتا ہے۔حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا ملفوظ ہے ''التصوف کلہ ادب''یعنی روح تصوف ادب ہے۔یہ ادب اللہ رب العزت کے دربار میں ہوتو شان عبدیت پیدا کر دیتا ہے۔مخلوق کے ساتھ ہوتو تواضع اور حسن اخلاق کی صفت پیدا کر دیتا ہے۔اس سے اچھا سماج بنتا ہے،اور شخصیت کی اچھی تعمیر و تشکیل ہوتی ہے۔اسی سے انسان مہذب ہوتا ہے،جس سے اس کا وزن اور عزت بڑھتی ہے۔ہمارے علماء و مصنفین نے آداب معاشرت،آداب زندگی اور حقوق کی ادائیگی کی اہمیت پر بہت کچھ لکھا ہے۔اس میں حکیم

الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں اور مواعظ و ملفوظات خاص اہمیت کے حامل ہیں اور عرب علماء میں محدث جلیل علامہ عبد الفتاح ابو غدہ کی کتاب جو اسی موضوع پر ہے اور موجودہ علماء میں مولانا یوسف اصلاحی کی کتاب آداب زندگی خاص توجہ کی مستحق ہیں۔

مولوی محمد ضیاء الحق ندوی سلمہ نے اس کو آسان کر کے پیش کرنے کی یہ جو کوشش کی ہے وہ لائق قدر کوشش ہے۔اللہ تعالی قبول فرمائے اور نافع بنائے۔آمین

محمد واضح رشید حسنی ندوی

(معتمد تعلیمات دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو)

یکم محرم الحرام ۱۴۳۵ھ ہجری،رائے بریلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد لله الذی أحسن تد بیر الکائنات،فخلق الأرض و السموات،وأنزل الماء الفرات من المعصرات،فأخرج به الحب و النبات،وقدر الأرزاق و الاقوات،وحفظ بالمأکولات قوی الحیوانات،وأعان علی الطاعات و الأعمال الصا لحات بأکل الطیبات،والصلاۃ علی محمد ذی المعجزات الباهرات ،و علی آله وأصحابه صلاۃ تتوالی علی ممر الأوقات وتتضاعف بتعاقب الساعات ،و سلم تسلیما کثیرا۔ أما بعد

اللہ تعالی نے اس کائنات میں بے شمار مخلوقات کو پیدا فرمایا اور ان تمام چیزوں کو بھی (جو زندگی گزارنے اور زندگی بسر کرنے کے لئے ضروری اور لازمی ہے) پیدا فرمایا ہر مخلوق ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے جان کی بازی لگاتی ہے جس کے ذریعہ سے اپنا پیٹ بھر کر زندگی گذار سکے،خونخوار جانور اپنی خونخواریت کے ذریعہ ان چیزوں کو حاصل کرتا ہے جس پر اس زندگی کی بقاء کا مدار ہے،طاقتور جانور اپنی طاقت کے ذریعہ ان چیزوں کو حاصل کر کے اپنی ضروریات کو پورا کرتا ہے،اور چرند پرند اپنی اپنی

حیثیت اور طاقت کے ذریعہ اپنا پیٹ بھر لیتے ہیں۔غرض دنیا کی ہر مخلوق اپنی اپنی زندگی کی ضروریات کو اپنے اپنے انداز میں پوری کرتی ہے اور زندگی کو بسر کرتی ہیں،ان ہی مخلوقات میں انسان بھی ایک مخلوق ہے۔اور انسان کو بھی باقی تمام مخلوقات کی طرح زندگی گزارنے کے لئے ان تمام چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے جو باقی تمام مخلوقات کو پڑتی ہے، بلکہ انسان کو ان سے زیادہ ضروریات کی حاجت ہوتی ہے،بعض ضروریات انسانوں اور جانوروں دونوں میں مشترک ہیں مثلا کھانا پینا، پیشاب پائخانہ،اور اپنی نفسانی خواہشات کو پوری کرنا وغیرہ یہ ضروریات تمام مخلوق میں مشترک ہیں،اور بعض ضروریات جو صرف انسانوں کے ساتھ ہے،باقی مخلوقات کو ان کی ضرورت نہیں پڑتی۔انسان چونکہ باقی تمام مخلوقات میں اشرف واعلی ہے،اوراللہ تعالی نے انسان کو عقل وفہم کی نعمت سے نوازا ہے،اوراس کے اندر اچھے اور برے میں فرق کرنے کی صلاحیت پیدا فرمائی ہے،اس لئے اشرفیت کا تقاضہ بھی یہ ہونا چاہیے کہ انسان اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مھذب اور باوقار،اعلی طریقہ اختیار کرے اور اس معاملہ میں باقی تمام مخلوقات کے مقابلہ میں فرق ہو اسی لئے اللہ تعالی نے انسان کے لئے ان تمام ضروریات کے حصول کے لئے چند آداب اور وصول مقرر فرمائے ہیں تاکہ ضروریات زندگی کے حاصل کرنے اور اس کو پورا کرنے میں انسان

اور باقی تمام مخلوقات کے درمیان فرق ہو اور انسان بڑے مہذب اور اچھے طریقہ سے ضروریات زندگی حاصل کر کے اس کو پورا کرے،اگر انسان بھی اپنی ضروریات کو دوسری مخلوقات کی طرح حاصل کر کے دوسری مخلوقات کی طرح پوری کرنے لگے تو دونوں میں کوئی فرق نہیں ہوگا اور انسان بھی دوسری مخلوقات کی طرح ہو جائے گا بلکہ ان سے بدتر ہوگا۔

اس لئے ہر انسان کو چاہیے کہ اپنی ضروریات کو ان آداب کے مطابق پورا کر کے معاشرے میں اپنا اچھا مقام حاصل کرے ور ایک مھذب اور باوقار انسان بننے کی کوشش کرے،اس کے نتیجے میں اللہ کی رضا وخوشنودی کے ساتھ ساتھ ہر پریشانی اور تکلیف سے خلاصی بھی نصیب ہوگی،اسی کے پیش نظر یہ آداب ترتیب دئے گئے ہیں، ان آداب میں اکثر آداب قرآن وحدیث سے ثابت ہیں،بعض آداب کا قرآن وحدیث سے اشارۃ ثبوت ملتا ہے،بعض قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ طب سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے،بعض کا تعلق صرف طب سے ہے،شریعت اس سلسلے میں خاموش ہے۔

الغرض ان آداب کے تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دن بدن انسان کے اندر سے دین کی عظمت اور شعائر اسلام کا احترام نکلتا جا رہا ہے،اور آداب،احترام اور عظمت کا بلکلیہ انکار کیا جا رہا ہے،دین سے ادب و احترام کو نکالا جا رہا ہے اور دین کی ہر چیز کا کھلم کھلا مزاق اڑایا جا رہا

ہے، جب کہ دین کی بنیاد ہی ادب واحترام پر قائم ہے، تو دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ زمانے کے تقاضہ کے مطابق اور انسانی طبائع کے تحت جس میں انسان کی طبیعت طوالت کو ناپسند کرتی ہے، ایسا مختصر، جامع اور آسان انداز میں آداب پر ایک کتاب لکھی جائے تاکہ اس مختصر کتاب میں ایک انسان کے لئے وہ ساری چیزیں کم وقت میں مل سکیں اور انسان کی ضرورت کم وقت میں پوری ہوجائے اور اکتاھٹ بھی محسوس نہ ہونے پائے۔

الحمدللہ اسی ارادے سے لکھنا شروع کیا اور مختلف کتابوں اور مختلف رسائل سے ان تمام آداب کو جمع کرنا شروع کیا، اللہ کا فضل وکرم شامل رہا توقع سے زیادہ مواد جمع ہوگیا، اب ایک انسان اگر ان آداب کے مطابق زندگی گزارے اور اس پر مکمل طور پر عمل پیراہ ہو تو اللہ کی خوشنودی اور رضا حاصل ہوگی اور ساتھ ساتھ پوری زندگی ہر قسم کی پریشانیوں اور تکلیفوں سے محفوظ رہے گی۔

اللہ تعالی کا میں سب سے پہلے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اسی کے فضل و کرم سے یہ کام بہت ہی مختصر وقت میں پائے تکمیل تک پہنچا، اللہ تعالی اس کو دوسروں کے لئے نافع بنائے، اور ناچیز کے لئے اس کو ذخیرۂ آخرت بنائے۔آمین

اس کے بعد میں حضرت مولانا سید محمد واضح رشید حسنی صاحب ندوی

مدظلہ کا بہت ہی ممنون ومشکور ہوں جنھوں نے میری حقیر درخواست کو قبول کرتے ہوئے اپنے قیمتی مقدمہ سے میری تحریر کو رونق بخشی، اللہ تعالی حضرت کو اس کا بہتر بدلہ عطا فرماکر آپ کی عمر کو دراز کرے۔ پھر رفیق محترم مولانا عبد العلیم صاحب خطیب جامعی ندوی (استاذ جامعہ اسلامیہ بھٹکل)، رفیق محترم حبیب اللہ محتشم، عبید اللہ عسکری (جنرل سکریڑی بھٹکل مسلم جماعت جدہ) اور نور محمد مینگار (صدر فلاح دارین ایسوسیشن حمزہ نگر بھٹکل) کا شکر گذار ہوں جنھوں نے اس سلسلہ میں میرا تعاون کیا، اللہ تعالی انھیں بھی بہتر بدلہ عطا فرمائے۔آمین

محمد ضیاء الحق بن مولانا محمد شفیع صاحب قاسمی بھٹکلی

۱۴۳۲ھجری، مطابق ۲۰۱۲ عیسوی

آداب

انسانی زندگی کے دن رات کے ضروری مشاغل مثلا رہنے سہنے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، بول چال، کھانے پینے، سونے جاگنے، نہانے دھونے کے وہ تمام عمدہ قواعد جو ایک متمدن زندگی کے لئے ضروری جزء ہیں، آداب کہلاتے ہیں، ان ہی آداب کی پابندی وعدم پابندی کے بدولت وحشی اور متمدن لوگوں میں امتیاز ہوتا ہے ان کے آداب میں خوبی اور لطافت ملحوظ رکھنا حسن ہے، اس کی پابندی سے اجتماعی اور معاشرتی امور میں خوشگواری پیدا ہوتی ہے اور انسان مہذب، شائستہ اور باوقار بن جاتا ہے۔

یہ آداب درحقیقت اس اصول پر مبنی ہیں کہ ان روزانہ کے کاموں کے بجالانے میں ایسی خوبی ملحوظ رکھی جائے جس سے زیادہ سے زیادہ آدمیوں کو آرام مل سکے، اور ایک کے کام کا طریقہ دوسرے کی تکلیف یا ناگوری کا باعث نہ ہوجائے اور یا یہ کہ وہ کام خوبی، خوبصورتی اور عمدگی کے ساتھ انجام پائے، پیغمبر علیہ السلام نے اپنی عملی وقولی ہدایات سے مسلمانوں کے لئے اس کا بہترین نمونہ قائم کردیا ہے۔

دنیا کی دوسری قومیں (مذہب) بھی ایک جگہ سے اور اپنے آداب و عوائد یعنی اپنی کیٹ کسی دوسری جگہ سے لیتی رہی ہیں، عیسائی قوموں نے

انجیل اور آداب وآیین یونان اور روم سے حاصل کیا، لیکن اسلام میں جو مذہب کا سرچشمہ ہے وہی اس کے آداب وعوائد کا ماخذ بھی ہے، اسی لئے اسلام وحشی سے وحشی قوموں میں صرف قرآن اور اپنے پیغمبر کی سیرت لے کر جاتا ہے اور ان کو چندروز میں مہذب اور شائستہ بنادیتا ہے۔

ہمارے محدثین کرام **رحمھم اللہ تعالی** نے ان آداب کی نوعیت کو مکارم اخلاق سے الگ کردیا اور ان کو کتاب الطھارۃ، کتاب الاطعمہ، کتاب الاشربہ، کتاب اللباس، کتاب الاستئذان، کتاب الآداب اور کتاب السلام میں درجہ کیا ہے۔ (سیرت النبیؐ، ج: ششم)

ہم یہاں پر الگ الگ آداب تحریر کریں گے جس سے اندازہ ہوگا کہ ایک مسلمان کے لئے ان آداب پر عمل کرنا کتنا ضروری ہوگا اور اس کے ذریعہ سے ہم انسان اور جانور میں تفریق ہوگی اور ایک مہذب اور باقار انسان بن کر معاشرے میں اپنا ایک مقام حاصل کرسکیں گے۔

آداب کی اہمیت

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

شریعت کے ہر حکم اور اسلام کے ہر رکن کے ساتھ کچھ آداب بھی مقرر ہیں، نماز ہو یا روزہ ہو زکوۃ ہو یا حج ہر چیز میں آداب کی تحقیق اور اسکی رعایت کی حتی الوسع کوشش ہونا چاہئے۔ حضرت اقدس شاہ عبد العزیز صاحب نور اللہ مرقدہ نے تفسیر عزیزی میں تحریر فرمایا ہے" **من تهاون بالاداب عوقب بحرمان السنة ومن تهاون بالسنة عوقب بحرمان الفرائض ومن تهاون بالفرائض عوقب بحرمان المعرفة** "، یعنی جو شخص آداب میں سستی کرتا ہے وہ سنت سے محرومی کی بلا میں گرفتار کیا جاتا ہے اور جو سنت میں سستی کرتا ہے وہ فرائض کے چھوٹنے کی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور جو فرائض میں سستی کرتا ہے وہ معرفت کی محرومی میں مبتلا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ بہت سے امور پر احادیث میں کفر کا اطلاق کیا گیا ہے کہ وہ اسی ضابطہ کے موافق کفر تک پہنچا دیتا ہے اسلئے شریعت کے ہر حکم میں آداب کا اہتمام چاہیے کسی عذر کی وجہ سے نہ ہوسکے مضائقہ نہیں مگر انکی وقعت اور اہمیت دل میں ہونا چاہیے لاپروائی اور فضول سمجھکر انکو ہرگز نہ چھوڑنا چاہیے۔ احکام شرعیہ کے آداب و مستحبات علماء نے بڑے اہتمام سے اپنی اپنی جگہ جمع کئے ہیں (فضائل اعمال، دوم)

آداب مختلف مذاہب کے ماننے والوں کی نظر میں

تمام متمدن ملکوں کے باشندوں نے خورد و نوش، نشست و برخاست اور وضع و قطع و لباس وغیرہ کے متعلق اجتماعی و معاشرتی حالات میں فطرۃ چند آداب کی پابندی کا لحاظ رکھا ہے اور اس میں مختلف طریقے اختیار کیئے ہیں۔

بعض لوگوں نے ان کی بنیاد حکمت طبعی کے قواعد پر رکھی ہے اور ان آداب کو اختیار کیا ہے جو طب اور تجربہ کی رو سے مفید ہیں۔

بعض لوگوں نے ان کو مذہبی اصول پر قائم کیا ہے، اور اس میں اپنے مذہب کی پابندی کی ہے۔

بعض لوگوں نے اس معاملہ میں اپنے بادشاہوں، حکیموں اور راہبوں کی تقلید کی ہے، ان کے علاوہ اور اصول و قواعد بھی ہیں جن میں بعض مفید اور بعض مضر ہیں، اور بعض میں نفع و نقصان کچھ بھی نہیں ہے اس لئے جو مفید تھے وہ اس بات کے مستحق تھے کہ ان کی پابندی کا حکم دیا جائے، اور جو مضر تھے ان کی ممانعت کی جائے اور جن میں نفع و نقصان کچھ بھی نہیں تھا وہ اپنی اباحت کی حالت میں قائم رکھے جائیں، ان مصلحتوں کی بناء پر شریعت نے ان سے بحث کی ان میں امور ذیل کا لحاظ رکھا۔

ایک تو یہ کہ ان آداب کی پابندی سے بعض اوقات خدا بھول جاتا

ہے اور دل کی صفائی باقی نہیں رہتی اس لیے شریعت نے ان سے پہلے اور ان کے بعد اور ان کے ساتھ چند دعائیں مسنون کر دیں جو خدا کو یاد دلاتی ہیں۔

بعض افعال واشکال شیطانوں کے مزاج سے مناسبت رکھتے ہیں مثلا ایک جوتا پہن کر چلنا اور بائیں ہاتھ سے کھانا کھانا، اس لیے شریعت نے ان کی ممانعت کی ہے اس کے برخلاف بعض باتیں ایسی ہیں جو فرشتوں سے قریب کر دیتی ہیں مثلا گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت دعا پڑھنا، اس لئے شریعت نے اس کی ترغیب دی ہے۔

بعض چیزیں ایسی ہیں جن سے تجربۃً تکلیف پہنچتی ہے مثلا ایسی چھت پر سونا جس پر کوئی آڑ یا جالی نہ ہو، یا سوتے وقت چراغ کو جلائے رکھنا، اسی بناء پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چوہے چراغ کی بتی سے گھر میں آگ لگا دیتے ہیں۔

بعض آداب ایسے ہیں جن سے عجمیوں کے مسرفانہ اور عیاشانہ تمدن کی مخالفت مقصود ہے مثلا حریر، تصویر دار کپڑوں اور چاندی سونے کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت۔

بعض چیزیں وقار تمدن کے منافی ہیں اور انسانوں کو بالکل وحشیوں اور بدوؤں میں شامل کر دیتی ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے ان کی

ممانعت فرمائی تا کہ افراط اور تفریط کے درمیان توسط واعتدال کی راہ نکل آئے۔

اس تفصیل کے پیش نظر رکھنے کے بعد یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ دنیا کی تمام مہذب قوموں کے اجتماعی ومعاشرتی آداب کی بنیاد جن اصولوں پر قائم تھی اسلام کے احکام میں اور رسول اللہ ﷺ کے آداب میں وہ سب ملحوظ ہیں، اور مذہبی، اخلاق، تمدنی اور طبی، غرض ہر قسم کے فوائد ومنافع پر مشتمل ہیں یعنی ان آداب کی پیروی سے خدا کی رضا رسول اللہ ﷺ کی اتباع، روح اور جسم کی پاکیزگی گھر کی صفائی، اخلاق کی طہارت اور بلندی، معاشرت کی اچھائی، صحت کی حفاظت اور ترقی، بزرگوں کے آزمودہ اصول کار، اور طریق زندگی ہدایت نصیب ہوتی ہے اور ان ہی کے مجموعہ کا نام اسلام کا خاص تمدن ومعاشرت ہے۔

اسلام نے ان آداب میں بڑی لچک رکھی ہے یعنی ان میں جو اصلی اور بنیادی باتیں ہیں، ان کو تو قرآن پاک اور احادیث نبویہ میں پوری تاکید کر دی ہے اور اسی تاکید سے ان کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے، لیکن ان میں بعض ایسے امور بھی ہیں جو وقتی مصلحت، عرب کی ملکی معاشرت اور زمانہ کے حالات کے بدلنے سے بدل سکتے ہیں، اسی لئے ان کے متعلق کوئی ایسی تاکید نہیں کی جس سے ان کا شعار اسلامی ہونا ظاہر ہو، یا ان کے چھوڑنے پر

کوئی وعید فرمائی گئی ہو اور اسی لئے ان کے دنیوی مصالح اور فائدے بھی بتا دیئے گئے ہیں، ان کے معنی یہ ہیں کہ اگر ان میں کچھ ایسا تغیر کیا جائے جس سے اصل مقصد فوت نہ ہو بلکہ اس کی خوبی اور زیادہ بڑھ جائے تو وہ برا نہیں، جیسے جہاں ہاتھ دھونے میں اصل مقصد صفائی اور پاکیزگی ہے وہاں اگر مٹی کی جگہ صابون استعمال کیا جائے، تولیے کام میں لائے جائیں، کھانے میں ہاتھ کے بجائے چمچوں سے کھانا نکالا جائے، چھری سے گوشت کاٹا جائے، پلیٹیں بدلی جائیں یا صفائی اور ستھرائی کے اور دوسرے طریقے اختیار کئے جائیں، باہر ملک کے رہنے والے اپنے ملکی طریقے کا جائزہ لباس پہنیں، حلال کھانا کھائیں، بیٹھنے اور سونے کے مناسب سامان استعمال کریں تو ان کی پوری اجازت ہے لیکن اس اجازت کے باوجود ایک مرتبہ عشق و محبت کا ہے، جو لوگ اس راہ سے رسول اللہ ﷺ کی پیروی کا عزم رکھتے ہوں، ان کے لئے زمانہ کچھ ہی بدل جائے مگر ان کی نظر میں وہی ادائیں محبوب ہیں جو محبوب سے نسبت رکھتی ہیں۔ (سیرت النبیؐ، ج: ششم)

فطری آداب

اسلام ایک دین فطرت ہے اس لئے اس کے آداب کا بڑا حصہ بھی فطری ہے یعنی فطرۃ وہ پسندیدہ ہیں، اور تمام انبیاء علیہم السلام نے بھی ان کی پیروی کی ہے، یہ ایسے آداب ہیں جو انسانوں کو جانوروں سے ممتاز کرتے

ہیں، انسانوں کی اپنی برہنگی چھپانی پڑتی ہے، اس کے بال بڑھتے ہیں، ناخن بڑھتے ہیں، بدن گندہ ہوتا ہے کپڑے میلے ہوتے ہیں تو ان سب چیزوں کی اصلاح شائستہ اور ناشائستہ انسانوں میں فرق پیدا کرتی ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ چار چیزیں تمام پیغمبروں کی سنت ہیں، حیا کرنا، عطر لگانا، مسواک کرنا، اور نکاح کرنا، ایک روایت میں ختنہ کو بھی اس میں داخل کیا گیا ہے۔

حیا کرنے کا نتیجہ برہنگی کا چھپانا، یعنی ستر عورت اور ضرورت کے وقت پردہ کرنا، عطر لگانا، اور مسواک کرنا، صفائی اور طہارت کے تمام اقسام کو بتاتا ہے، اور ختنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی مبارک نسل کی سنت ہے، یہاں تک کہ تورات کے بیان کے مطابق یہ خدا اور حضرت ابراہیم کے درمیان عہد کی جسمانی نشانی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام انسانیت کے سب سے پہلے معلم ہیں ان کے عہد میں دنیا اس عمر کو پہنچ چکی تھی، جبکہ اس کو تہذیب و وقار کے آداب بتائے جائیں چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جسمانی طہارت و نظافت کے مختلف آداب

سکھائے گئے جن کو خصال فطرت کہتے ہیں امام بخاری کی ادب المفرد میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے ختنہ کرایا مونچھیں تراشوائیں اور ناخن کٹائے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابی کہتے ہیں

کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ خصال فطرت پانچ ہیں، ختنہ کرنا، موے زیر ناف اور بغل کے بال صاف کرنا، اور ناخن اور مونچھیں تراشوانا۔

فطرت کے یہ آداب اسلامی طہارت کے اصول بن گئے۔ ناخن تراشوانا، ناخن تراشنے کے بعد پانی سے دھونا چاہیے، بال بنوانا، مونچھیں تراشوانا، صفائی کے ضروری لوازم میں ہیں، جن کے ناخن بڑے اور مونچھیں بڑی ہوتی ہیں وہ کھانے پینے کی ہر چیز کو گندہ کر کے کھاتے پیتے ہیں، جس سے نہ دوسروں کو کراہت ہوتی ہے بلکہ خود ان کو بھی طبی طور پر نقصان پہنچتا ہے، یورپ میں ناخن بڑھانا اور ان ریت ریت صاف کرنا اور اسی طرح بعض لوگوں میں بڑی بڑی مونچھیں رکھنا حسن سمجھا گیا ہے، مگر یہ دونوں باتیں صریحا خلاف فطرت ہیں اور کھانے پینے کی گندی کا باعث ہیں۔ (سیرت النبیؐ، ج: ششم)

شریعت نے بعض جگہوں کے بالوں کو کاٹنے کا حکم دیا اور بعض جگہوں کے بالوں کو کاٹنے سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے، ان بالوں کو نہیں نکالنا چاہیے مثلا داڑھی کے بال، دونوں ہاتھ اور پیر کے بال، سینے کے بال، آنکھوں کے بال، پیٹ اور پیٹھ وغیرہ کے بالوں کو کاٹنا سخت گناہ ہے ایسے شخص پر اللہ اور رسول کی لعنت اور سخت عذاب ہے۔ آج کل فیشن کے نام پر پیر، ہاتھ، ران اور سینے کے بالوں کو کاٹنے کا رواج مرد وعورت دونوں میں

عام ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ اپنے جسم کے کسی حصہ کو زخم کرنا یا بلیٹ وغیرہ سے اپنے جسم پر کسی طرح کا نام یا زخم کرنا بڑا گناہ ہے۔ اس سے سختی کے ساتھ بچنا چاہیے۔

ادب وعظمت دین کی بنیاد ہے

ادب دین میں اصل چیز ہے جس طرح بدن کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی اہمیت ہے اسی طرح دین میں ادب کی اہمیت ہے۔ شریعت مطہرہ نے اس پر بہت زور دیا ہے۔ اسی کے ذریعہ انسانوں اور جانوروں کے درمیان امتیاز اور فرق کیا جاتا ہے۔ ادب جس کے اندر نہیں پایا جاتا وہ جانور کی طرح ہے، اسی ادب کی بڑی اہمیت ہے۔ اللہ تعالی نے حضور ﷺ کا غایت درجہ ادب واحترام کرنے کا حکم فرمایا اور ان لوگوں پر تنبیہ کی جنھوں نے آپ ﷺ کے سامنے آواز بلند کیا۔ حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ ادب کی اہمیت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

دین کی بنیاد ادب پر قائم ہے۔ بے ادب وگستاخی پر قائم نہیں ہے۔ جیسے کہ قرآن کریم نے فرمایا:۔

یا یھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ۔ اے ایمان والو! نبی کی مجلس میں بیٹھ کر نبی کی آواز سے اپنی آواز بلند مت کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو اس جرأت وگستاخی کی وجہ سے تمہارے سارے

عمل خبط کر لئے جائیں۔ یہ سوال کا ادب بتلایا۔ قرآن کریم کا ادب بتلایا۔ **لا یمسه الا المطهرون** ۔قرآن کو ہاتھ بھی نہ لگاؤ جب کہ تم باوضو اور پاک نہ ہو۔ مساجد اللہ کا ادب بتلایا کہ جب مساجد میں آؤ، ادب کے ساتھ آؤ۔ **لا تاتوها وانتم تسعون واتوها وانتم تمشون** ۔مسجد میں دوڑتے ہوئے مت آؤ، جیسے بچے بھاگتے ہوئے آتے ہیں، متانت وقار اور سکون کے ساتھ آؤ (خطبات حکیم الاسلام، ج:۳:حضرت مولانا قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

تارک آداب تارک شریعت ہے

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مزید تحریر فرماتے ہیں، ادب کا حاصل یہ نکلا کہ وہ سلسلہء مامورات میں محافظ فرائض ہے اور سلسلہ منہیات میں مدافع محرمات ہے۔ فرائض کے آداب امتثالی حدود کہلائیں گے اور محرمات کے آداب کو احترازی حدود کہا جائے گا۔

محرمات کے آداب بجالانے سے تو محرمات سے بچاؤ میسر آئے گا۔ اور فرائض کے آداب بجالانے سے فرائض میں جماؤ میسر آئے گا۔ فرائض کے آداب کی پابندی فرائض کی محبت دل میں جاگزیں کرے گی۔ محرمات کے آداب کی پابندی محرمات سے نفرت دل میں بٹھائے

گی، اس لئے فرائض کے آداب تو درحقیقت تحلیہ کے وسائل ہیں جن سے نفس انسانی آراستہ ہوتا ہے۔ اور محرمات کے آداب تخلیہ کے وسائل ہیں جن سے نفس کے جبلی عیوب ونقائص زائل ہوتے ہیں۔

اور اس طرح آداب کی ترکیباتی نوع تو نفس کو مانجھتی اور صاف کرتی ہے اور فعلیاتی نوع اس پر قلعی کر کے اسے چمکاتی ہے۔ اندریں صورت ظاہر ہے کہ ان آداب کی محرومی سے نہ فرائض باقی رہ سکتے ہیں، نہ محرمات۔ گویا تارک آداب درحقیقت تارک فرائض ومحرمات اور بالفاظ دیگر تارک شریعت ہے۔ اس لئے کتاب وسنت نے ان آداب اعمال کی طرف خاص توجہ دی ہے اور ہر باب میں آداب کا ایک عظیم ذخیرہ پیش کیا ہے جن میں بعض آداب قرآن وحدیث کی عبارت میں صراحۃ موجود ہیں اور بعض ان کی دلالت واشارت اور اقتضاء میں پنہاں ہیں۔ (خطبات حکیم الاسلام، ج:۸)

آداب رسالت ﷺ

خداوند قدوس نے قرآن پاک میں جابجا آداب رسالت پر بندوں کو متنبہ کیا حتی کہ آنحضور ﷺ کی آواز سے اپنی آواز کو بلند کرنے پر حبط اعمال (یعنی تمام اعمال کے برباد کردینے) کی سخت وعید ذکر فرمائی۔ خود جناب حضور ﷺ نے اپنے آداب ومناقب اسی لئے بیان فرمائے کہ کوئی شخص بے

ادبی کی وجہ سے جہنم کا ایندھن نہ بنے۔اس لئے ہر مسلمان کو سب سے پہلے اللہ کے رسول کی عظمت اوران کا احترام کرنا ضروری قرار دیا ہے،اس کے بغیر آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا،اس کا ایمان باقی نہیں رہ سکتا۔آپ ﷺ کے چندآداب یہ ہیں۔

☆ سب سے پہلے اللہ کے رسول کی عظمت اورمحبت دل وجان سے عزیز ہو،آپ کے خلاف کوئی بھی گستاخی اور بے ادبی ایک مسلمان کے لئے ناقابل برداشت ہو۔

☆ آپ ﷺ کا نام نہایت ہی ادب واحترام کے ساتھ لیا جائے۔

☆ حدیث ﷺ کی کتابوں کا بھی بڑے احترام کیا جائے،اوران کو باوضو چھوا جائے

☆ ان سے جس چیز کی نسبت ہوان چیزوں کا بھی احترام کیا جائے۔

☆ آپ کا ذکر مبارک ہوتو آپ پر درود وسلام بھیجا جائے۔

طہارت کے آداب

تہذیب اورشائستگی کی باتوں میں سب سے اہم چیز طہارت اور پاکی ہے۔طہارت اور پاکیزگی کو آدھا ایمان قرار دیا۔ایک طرف آدمی جسم کی صفائی اور پاکی کا خیال رکھے اوردوسری طرف روح کی طہارت ونظافت کا خیال رکھے،روح کی پاکیزگی یہ ہے کہ کفر، شرک اور معصیت کی

نجاستوں سے پاک کر کے اچھے اور پاکیزہ اخلاق سے آراستہ کیا جائے اور جسم کی پاکیزگی یہ ہے کہ اس کو ظاہری نجاستوں سے پاک وصاف کیا جائے۔اسی لئے میاں بیوی کی ہمبستری کے بعد غسل کرنا فرض قرار دیا،نماز کے لئے وضو کرنا ضروری قرار دیا، جمعہ کے دن نماز سے پہلے نہانے کا حکم دیا کہ لوگ پاک صاف اور نہا دھو کر جماعت میں شریک ہوں،تا کہ کسی قسم کی گندگی اور بدبو سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو اور پورا مجمع پاکی وصفائی کا مکمل تصویر ہو،قضائے حاجت کے بعد استنجا کرنا اورعضو خاص ومقام خاص سے گندگی کو دور کرنا ضروری قرار دیا۔

ان احکام سے معلوم ہوگا کہ اسلام میں طہارت اور صفائی کو خاص اہمیت حاصل ہے بلکہ وہ خدا کی محبت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

و یحب المتطہرین (بقرہ:۲۸) اور(اللہ)طہارت کرنیوالوں کو پیار کرتا ہے۔یہاں پر چندآداب ذکر کئے جارہے ہیں۔

☆ تمام پوشیدہ بال یعنی زیرناف (کے بال کو صاف کرنے کے لئے استھرے کا استعمال کرنا چاہیے، کانٹنے سے پرہیز کرنا چاہیے) بغل (کے بال کو اکھاڑنا)،وغیرہ چالیس دن کے اندر صاف کرنا چاہیے،صفائی کرتے وقت ستر کا لحاظ کرنا ضروری ہے کہیں کسی کی نگاہ نہ پڑھ جائے ،کسی کے سامنے نکالنا، یہ بہت ہی گھٹیا اور گھناؤنی عادت ہے،اس سے آدمی دوسروں

کی نگاہ میں گر جاتا ہے اور یہ تھذیب وقار کے خلاف بھی ہے۔

☆ موچھیں اور ناخن وغیرہ ہفتے میں ایک بار جمعہ کے دن نماز جمعہ کو نکلنے سے پہلے تراشے۔ داڑھی اگر ایک مشت سے زائد ہوجائے یا بے ترتیب ہو تو جمعہ کے دن اس کو ترتیب دیں۔ موچھیں بلکل صاف نہ کرنا چاہیے، اس لئے کہ مکمل صاف کرنا ناپسندیدہ عمل ہے، اس سے روکا گیا ہے۔ بلکہ کتروانا چاہیے۔

☆ ہفتے میں ایک بار جمعہ کے دن ضرور غسل کریں، (غسل کرتے وقت مکمل برہنہ نہ ہو بلکہ کپڑا بدن پر ڈال کر غسل کرنا چاہیے)، یہ سنت ہے۔ اگر سہولت ہو تو ہر دن غسل کرنا چاہیے۔ اگر یہ نہ ہوسکے تو کم از کم ہفتے میں دو بار جمعہ اور پیر کے دن ضرور غسل کرنا چاہیے۔

☆ بال نکالنے کے بعد یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیے کہ بال ادھر ادھر نہ پھینکے بلکہ اس کو زمین میں دفن کرنا چاہیے، اس لئے کہ بال اور ناخن کے ذریعہ جادو جلد اثر کرتا ہے، اور اس طرح پھینکنا ادب واحترام کے خلاف بھی ہے۔

☆ جنابت کا غسل جلد کرنا چاہیے، اس لئے کہ ناپاکی کی حالت میں شیطان جلد نقصان پہونچا سکتا ہے۔

☆ سر کے بال کو بہت زیادہ بڑا کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے، اس سے

طرح طرح کے نقصانات ہوتے ہیں اور وقار کے خلاف ہے۔ سر کے بال کو تیل لگانا چاہیے، اسی طرح کنگی بھی کرنا چاہیے۔ گھر سے جاتے وقت داڑھی کو کنگھی کرکے جانا چاہیے۔

☆ کنگھی کرنے میں دائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے۔ اگر بال سفید ہوجائیں تو اس کو نہ اکھیڑے۔ باہر جاتے وقت (خصوصا نماز، کسی خاص مجلس یا پروگرام وغیرہ) عطر لگا کر جانا چاہیے۔

☆ حمام (غسل خانہ) کو صاف ستھرا رکھیں، اس میں نہ بات کریں، نہ زیادہ دیر تک بیٹھیں، سلام نہ کرے نہ سلام کا جواب دے، دوران غسل شرمگاہ کو بار بار نہ دیکھے، اس میں پیشاب مت کرے اس سے وساوس وغیرہ بیماری لاحق ہونے کا خطرہ ہے۔ جب دھواں بہت ہو اس وقت غسل مت کیجئے اس سے جسم کو نقصان ہوتا ہے۔

☆ پیٹ جب بھرا ہو اس وقت غسل مت کیجئے، اس سے بھی بدن کو نقصان ہوتا ہے۔ بہت ٹھنڈے یا بہت گرم پانی سے غسل مت کیجئے، اس سے بدن کو نقصان ہوگا۔ غسل کرنے میں بہت دیر نہ کرنا چاہیے، گرم چیز کھانے اور پینے کے فورا بعد غسل نہ کرے اس سے فالج وغیرہ جیسی بیماری کا اندیشہ رہتا ہے۔

☆ جب بدن گرم ہوجائے یعنی ورزش یا کھیل کود سے تو اس وقت فورا

غسل نہ کرنا چاہیے، یہ بدن کے لئے نقصاندہ ہوگا طبی اعتبار سے صحیح نہیں ہے، بلکہ بدن کو تھوڑی دیر ٹھنڈا کرنا چاہیے۔

☆ اپنے گھر کے آس پاس صاف ستھرا رکھیں، گھر کے آس پاس گندہ او رکوڑا کرکٹ ہونا یہ یہودیوں کی عادت ہے، اور تہذیب ووقار کے خلاف ہے اس سے جسم کو بھی نقصان پہنچتا ہے اور رحمت کے فرشتے بھی نہیں آتے۔

☆ کیچڑ ،گندے پانی وغیرہ پر نہ تھوکے اور نہ اس کی طرف دیکھے۔ اور اس کو پار نہ کرے یعنی اس کے اوپر سے نہ جائے، الا یہ کہ اس کے اوپر کوئی تختہ یا پتھر وغیرہ ہو تو اس کے اوپر سے جاسکتے ہو۔

☆ اگر تھوک آئے تو بائیں جانب تھوکنا چاہیے، اگر بائیں جانب کوئی ہو تو سامنے تھوکے اور اس کو مٹی سے دفن کرے۔ بار بار نہ تھوکتے رہے، خاص طور پر جب کوئی موجود ہو اس وقت نہ تھوکے اس سے سامنے والے کو کراہیت ہوگی، اور یہ ایک طرح کی بیماری اور بری عادت ہے۔

☆ اگر بلغم باہر آجائے تو سب کے سامنے نہ نکالے بلکہ دور جاکر نکالنا چاہیے، تاکہ دوسروں کو گھن اور کراہیت نہ ہوجائے۔ سب کے سامنے ناک صاف نہ کرے، تنہائی میں جاکر صاف کرنا چاہیے، ناک صاف کرنے میں بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو استعمال کرنا چاہیے، ناک صاف کرنے کے بعد پانی سے ہاتھ کو دھونا چاہیے، اسی طرح بار بار ناک میں انگلی نہ ڈالے، خاص

طور پر جب کوئی موجود ہو، یہ بری عادت ہے۔

☆ وضو بڑے اہتمام کے ساتھ کیجئے اور ہمیشہ باوضو رہنے کی عادت ڈالئے یہ بڑی خیر وبرکت کی چیز ہے، باوضو آدمی برے اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ رومال وغیرہ میں بلغم وغیرہ تھوک کر ملنے سے سختی کے ساتھ پرہیز کیجئے یہ بڑی بری عادت ہے، ایسا آدمی لوگوں کی نگاہ میں گرجاتا ہے۔

☆ کھانے اور پینے کی چیزوں کو ضرور ڈھانپ کر رکھیے، انھیں گندہ ہونے اور مکھیوں کے بیٹھنے سے محفوظ رکھیے۔ برتنوں کو صاف ستھرا رکھیے۔

سونے کے آداب

مربی حضرات کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ زیر تربیت بچوں کو لیٹنے اور سونے کے سلسلے میں بھی مفید ہدایات دیں جو سنت کے مطابق ہوں اور طبی لحاظ سے مفید بھی۔ تاکہ ان کی زندگی میں ڈسپلن قائم ہو اور آوارہ گردی سے بچیں اور ایک مہذب انسان بن کر زندگی گزارسکیں، عموما دیکھا جاتا ہے کہ رات کے ایک طویل حصے تک آوارہ لوگوں کے ساتھ بچے پھرتے رہتے ہیں، پھر جب نیند کا غلبہ ہو تو وہ جہاں تھے وہیں سوجاتے ہیں اور دن چڑھے تک سوتے رہتے ہیں فجر کی نماز کی کوئی فکر نہیں ہوتی بلکہ وہ قضاء ہوتی جاتی ہے یا اس کو سرے سے نہیں پڑھتے ہیں۔ اس لئے والدین کو

چاہیے کہ بچوں کی فکر کریں رات میں کہیں جانے نہ دیں، بچپن ہی سے عشاء کی نماز کے فوراً بعد سونے کی عادت ڈالیں، بیکار گپ شپ میں اپنے وقت کو ضائع نہ کرنے دیں، یہ بہت ہی بری عادت ہے، بچپن ہی سے فجر کی نماز کے لئے جگانے کی عادت ڈالیے۔ اس سے صحت بھی اچھی رہے گی اور اللہ بھی خوش ہوگا۔

☆ سونے سے پہلے ہاتھ پیر کی پہلے صفائی کرلے، پھر وضو کرے، دانتوں کی خوب صفائی کرے، بہتر ہے مسواک یا برش کرلے، سونے کے لئے جب بستر پر آئے تو پہلے بستر کو تین مرتبہ جھاڑ لے، دعا ذکر و اذکار پڑھ کر دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر دائیں کروٹ سوئے۔ زبان پر ذکر جاری رہے۔ زیادہ آرام دہ، نرم اور ملائم بستر استعمال نہ کرے، اس پر سونے سے اعضاء سست ہوتے ہیں اور عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، اور ایسی نیند طاری ہوجاتی ہے کہ دنیا و مافیھا کی خبر نہیں ہوتی۔ اور نہ اتنا سخت بستر استعمال کرے کہ جسم کی کھال چھلنے لگے، اس سلسلے میں بھی اعتدال ضروری ہے۔

☆ سوتے وقت ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا چاہیے۔ حدیث میں اس کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ قبلہ کی طرف رخ کرکے سونا چاہیے۔

☆ سوتے وقت عصا اور بیٹری وغیرہ پاس رکھیں۔ پیٹ کے بل نہ سوئیں کیوں کہ یہ شیطان کا سونا ہے حدیث میں اس سے روکا گیا ہے۔ بائیں کروٹ سونے سے بھی پرہیز کریں۔ سوتے وقت دل و دماغ ہر قسم کے گندے خیالات سے پاک رکھیں اس سے اطمینان کی نیند لگے گی۔

☆ منھ لپیٹ کر نہ سوے اس طرح سونے سے صحت پر برا اثر پڑسکتا ہے۔ ایسی کھلی چھتوں پر سونے سے پرہیز کریں جہاں پر چار دیواری نہ ہو۔ سوتے وقت چراغ نہ جلائے ہوسکتا ہے آپ کو نیند لگے اور کوئی جانور یا شیطان آگ لگادے حدیث میں اس سے روکا گیا ہے۔ اگر برا خواب دیکھیں تو بائیں طرف تھوکر استغفار پڑھیں، اور اگر اچھا خواب دیکھیں تو کسی اچھے عقلمند شخص سے اس کی تعبیر معلوم کرلیں مگر ہر ایک سے اپنا خواب بیان نہ کرے اس سے نقصان کا اندیشہ ہے۔ مکمل اندھیرے میں نہ سوئے، معمولی بلب لگا کر سوئے۔

☆ سوتے وقت ایک پاؤں کھڑا رکھکر دوسرا پاؤں اس کے اوپر نہ رکھے۔ اسی طرح سینے پر ہاتھ رکھ کر نہ سوئے یہ دل کے لئے نقصان دہ ہے۔

☆ عصر تا عشاء تک نہ سوئے، اس وقت سونا صحت کے لئے انتہائی مضر ہے، بلکہ خطرہ ہے کہ کہیں جنون یا کوئی بیماری لاحق نہ ہوجائے۔ دن میں قیلولہ کے علاوہ سونے کی عادت نہ ڈالے، صبح اٹھنے کے بعد سے لے کر

صرف دو پہر کا کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر قیلولہ کے علاوہ کسی وقت بھی نہ سونا چاہیے۔

☆ سورج طلوع ہونے سے پہلے نہ سونا چاہیے،اس سے روزی پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ یہ شرعی اور طبی دونوں اعتبار سے مضر (نقصاندہ) ہے۔

☆ سوتے وقت تکیہ کو استعمال کیا جائے،اسی طرح سوتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ آدھا جسم دھوپ میں اور آدھا سایے میں نہ ہو اس سے صحت پر برا اثر پڑے گا۔

اٹھنے کے آداب

سوکر اٹھتے وقت آنکھ کھلتے ہی الحمد للہ تین بار اور ایک بار کلمہ شہادت پڑھ کر بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو چہرے اور آنکھوں پر خوب ملے تاکہ نیند کا خمار اور سستی دور ہو جائے اور بدن میں نشاط پیدا ہو، پھر جو دعا حدیث میں وارد ہے۔مثلاً الحمد للہ الذی احیانا آخر تک پڑھے، پھر بیت الخلاء جا کر قضاء حاجت سے فارغ ہو کر وضو کرتے وقت مسواک کرے جب تک تین بار ہاتھ نہ دھو لے اس کو پانی کے برتن میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہئے، کیونکہ سونے میں معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ کہاں کہاں پڑا ہے۔حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں اپنے جسم کے ہر عضو کی طہارت کا سوتے جاگتے ہر حالت میں

خیال رکھنا چاہیے، دوسری چیز دانتوں کی صفائی ہے جو بہت ہی گندگیوں اور بیماریوں کی جڑ ہے اس کے لئے مسواک کرنا سنت ٹھہرایا۔سونے کی لنگی الگ رکھنی چاہیے۔

بیت الخلاء کے آداب

بیت الخلاء جاتے وقت پہلے دعا پڑھے، اس کے بعد بایاں پیر پہلے داخل کرے، جیسے جیسے زمین کے قریب ہو اپنی لنگی کو اٹھاتے جائے، بیٹھنے کے بعد دایاں پیر کھڑا رکھے اور ذرا بائیں پیر پر وزن ڈالے، قضاء حاجت کرتے وقت باتیں نہ کرے، نہ کھائے نہ پیئے نہ، پیشاب و پائخانہ کی طرف نگاہ کرے اس سے جسم کو نقصان پہنچے کا اندیشہ ہے، اسی طرح اپنی شرمگاہ کی طرف بھی نہ دیکھے، بالکل ننگا نہ ہو جائے۔ پیشاب و پائخانہ پر نہ تھوکے، صفائی سے پہلے تھوڑا کھنکھارے اس لئے کہ اگر پیشاب کا قطرہ ہو تو نکل جائے۔فراغت کے بعد پہلے دایاں پیر باہر نکالے اور وہ دعا پڑھے جو حدیث میں وارد ہے۔

☆ قضاء حاجت کرتے وقت کھلی جگہ میں قبلے کی طرف نہ منہ کرے اور نہ پیٹھ۔قضاء حاجت بائیں ہاتھ سے کرنا چاہیے، عضو مخصوص کو دایاں ہاتھ نہ لگائیں۔ پیشاب کرتے وقت چھینٹوں سے بہت بچیں، اکثر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے۔پانی سے دھوتے وقت دو انگلیوں کو استعمال کریں یعنی درمیانی

دو انگلی چھوٹی انگلی سے متصل دو انگلیوں کا استعمال کریں، پانی خرچ کرنے میں طاق عدد کا استعمال کرنا چاہیے۔ پانی خرچ کرنے میں نہ زیادہ اور نہ کم استعمال کرنا چاہیے، بلکہ جتنی ضرورت ہو اتنا استعمال کرنا چاہیے، بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد صابون وغیرہ سے ہاتھ دھونا چاہیے۔

☆ بیت الخلاء ننگے پیر اور ننگے سر نہ جانا چاہیے، کوئلہ، ہڈی، اور لید سے استنجاء نہ کرے اور اس پر استنجاء بھی نہ کریں۔ اگر کسی چیز پر دینی بات لکھی ہو تو اس کو باہر رکھ کر جانا چاہیے۔ بیٹھ کر پیشاب پائخانہ کرنا چاہیے، کھڑے ہو کر پیشاب پائخانہ کرنا غیر مسلموں اور جانوروں کی عادت ہے۔

☆ غسل خانے میں پیشاب پائخانہ نہ کرے اس سے وسوسہ وغیرہ جیسی بیماری لاحق ہونے کا خطرہ ہے۔ دور جگہ جا کر قضاء حاجت کرنی چاہیے۔

☆ راستوں، سایہ دار درخت، گزرگاہ، لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ، تالاب وغیرہ پر قضاء حاجت نہ کرنا چاہیے، نرم جگے پر قضاء حاجت کرنی چاہیے۔ سوراخ میں قضاء حاجت نہ کریں۔

☆ قضاء حاجت کرتے وقت نہ سلام کرنا چاہیے اور نہ سلام کا جواب دینا چاہیے بلکہ خاموش بیٹھنا چاہیے۔ قضائے حاجت کرتے وقت زور دکر نہ کرنا چاہیے بلکہ اطمینان سے پیشاب کرنا چاہیے، زور کرنے سے مختلف بیماریو ں کا اندیشہ ہے، اسی طرح اگر پائخانہ نہ ہو تو اس کو زور نہ دینا چاہیے اور اس

کے لئے بہت دیر تک نہ بیٹھنا چاہیے اس سے جسم کو نقصان ہوگا اور بیماری لاحق ہوگی۔

☆ قضائے حاجت پاک پانی سے کرنی چاہیے۔

کھانے پینے کے آداب

دنیا میں قدرت نے بے شمار مخلوقات کو پیدا کیا، ان تمام میں انسان کو اشرف وافضل بنا کر ان کو آداب، عادات واطوار دیئے جو کسی مخلوق کو نہیں عطاء کئے، اگر انسان ان آداب کے مطابق زندگی بسر کرے گا تو اس کو اچھا معاشرہ فراہم ہوگا، اور جانوروں سے ممتاز ہوگا، اسی لئے کھانے پینے کے آداب ذکر کئے جاتے ہیں جس کے ذریعہ انسان سے انسان اور جانور میں فرق ہو جائے۔ یہاں پر چند آداب ذکر کئے جا رہے ہیں۔

☆ کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ منھ دھولے، اور کلی بھی کرے تا کہ منہ کے اندر جو جراثیم موجود ہوتے ہیں وہ اندر نہ جائے، بہتر ہے کہ وضو کر کے کھائیں، دسترخوان بچھائے، پہلے بیٹھے، کھانا کھانے کے شروع میں اللہ کا نام لے کر کھائے اور کھانا کھانے کے بعد اللہ کا شکر اور تعریف کرنی چاہیے، کھانا پاک صاف ہونا ضروری ہے، ورنہ صحت خراب ہو جائے گی، کھانے کے لقمے چھوٹے ہوں تا کہ اچھی طرح چبائے اور نگلے جا

سکیں، اور اتنے بڑے بھی نہ ہوں کہ منہ پھول جائے ،صورت بھونڈی ہو جائے اور دیکھنے والا بہت حریص سمجھے اور برا تاثر لے اور اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ کھانا اچھی طرح چبایا نہیں جا سکے گا ،جس سے ورم معدہ اور تبخیر معدہ جیسی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں ۔اس لئے ضروری ہے کہ لقمے چھوٹے ہوں اور کھانے کو اس قدر چبایا جائے کہ وہ لعاب دہن کے ساتھ مل کر سیال ہو جائے اور خود بخود حلق سے اتر جائے ، کیوں کہ لعاب دہن ہضم میں معاون ہے ۔لقمہ چباتے ہوئے یہ بات ضرور یاد رہنی چاہیے کہ منہ کھول کر نہ چبائے کیوں کہ اس سے دیکھنے والے کیلئے بہت برا معلوم ہوتا ہے اور اس سے چپ چپ کی آواز آتی ہے جو بہت ناپسندہ اور بری عادت ہے ۔

☆ کھانا داہانے ہاتھ کی تین انگلیوں سے اس طرح کھائے کہ ہتھیلی کو نہ لگے ۔اگر تین انگلی سے کھانا دشوار ہو تو چار یا پانچ سے کھا سکتے ہیں ،لیکن ایک یا دو انگلی سے نہ کھائیں ، یہ شیطان اور متکبرین کا طریقہ ہے ،کھانے کو جانوروں کی طرح نہ سونگھے یہ بہت ہی بری عادت ہے ،پسند ہو تو کھائے ورنہ چھوڑ دے ۔کھانے میں نہ بہت زیادہ گرم کھائے کہ انتڑیوں کو چھیل دے اور نہ بہت زیادہ ٹھنڈا کہ دانتوں کو شل کر دے دونوں صحت کے لئے مضر ہیں ۔اسی طرح کھانے کے ساتھ زیادہ پانی پینا بھی بہت مضر ہے ۔اسی طرح کھانے ، پینے میں پھونک نہ مارے اس لئے کہ پھونک کے ساتھ

ہمارے جسم کے جراثیم کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج ہوتے ہیں جو ہمارے کھانے میں مل جاتے ہیں اور وہ جسم کو نقصان پہنچاتے ہیں ۔

☆ چمچ وغیرہ سے کھانا نہیں کھانا چاہیے ،الا یہ کہ کوئی سخت مجبوری ہو انگلی سے نہیں کھا سکتا ہو تو اور بات ہے ۔ہاتھوں سے کھانے میں جہاں حضور ﷺ کی اتباع مقصود ہے طبی اعتبار سے بھی یہ عمل بہت مفید ہے یہ کھانا کو ہضم کرتا ہے ۔

☆ اپنے سامنے اور قریب سے کھائے اور پلیٹ کے کنارے سے کھائے پلیٹ کے بیچ سے نہ کھائے یہ اس وقت ہے جب پلیٹ میں ایک ہی قسم کا کھانا ہو اگر مختلف قسم کے کھانے ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے ۔

☆ کھانا کھاتے وقت بہت سکون اور راحت کے ساتھ کھانا چاہیے اس سے کھانا خوب اندر جاتا ہے ،کھانا کھاتے وقت کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہونی چاہیے ۔اسی طرح پیشاب و پائخانہ کو روک کر کھانا نہیں کھانا چاہیے اس سے کھانے میں سکون نہ ہوتا اور کھانا اچھی طرح نہیں کھایا جاتا ۔کھانے میں نہ بہت بات کرے نہ بالکل خاموش کھائے ، بلکہ تھوڑی سی گفتگو کی جائے جس سے نشاط اور دل میں راحت ملے ۔کھانے کے دوران علمی گفتگو ، بحث ومباحثہ یا ایسی بات نہ کرے جس سے طبیعت میں کراہت اور دل ودماغ میں بوجھ پیدا ہو

جائے اور جس سے **کھانا** اندر نہ جاسکے۔اسی طرح غصہ کی حالت میں کھانا نہیں کھانا چاہیے۔ٹیک لگا کر، تکیہ لگا کر، یا ایک ہاتھ کے سہارے اور سو کر نہ کھائیں الا یہ کہ بیٹھنے سے عاجز ہو بیٹھ نہ سکتا ہو۔خاکساری کے ساتھ اکڑوں بیٹھے یا دونوں زانوں ہو کر بیٹھے یا داہنا پیر کھڑا کر کے بائیں پیر پر بیٹھے۔ہمیشہ سیدھے ہاتھ سے کھائیں۔نوالہ نہ زیادہ بڑا لیں یا نہ زیادہ چھوٹا بلکہ معتدل ہو۔ایک نوالہ نگلنے کے بعد دوسرا نوالہ لیں۔روٹی سے انگلیاں نہ صاف کریں۔روٹیوں کو جھاڑنے سے پرہیز کریں۔

☆ کھاتے وقت دوسروں کو نہ دیکھے۔نوالہ (دانہ) گرنے پر صاف کر کے کھائے۔کھانا سب مل کر کھائے۔اس سے محبت اور برکت ہوتی ہے۔کھانے میں عیب نہ لگائیں۔

☆ کھانا کھانے کے دوران کوئی آجائے تو اس سے پوچھے اور اسے شرکت کی دعوت دیں، خواہ مزید کھانا ہو یا نہ جو کچھ ہو وہی کھلا دینا چاہیے۔ہوسکتا ہے کہ وہ کھانا نہیں کھایا ہو ۔

☆ کھانا بیٹھ کر کھائیں۔کھانا ختم ہونے پر پلیٹ کو مکمل صاف کریں۔اور پلیٹ اور انگلیوں کو چاٹ لیں، نہ معلوم کھانے کے کس حصے میں برکت ہے، چاٹتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ دوسروں کو برا معلوم نہ ہو اور نہ گھن آئے، سلیقہ کے ساتھ چاٹے۔کھانے سے فراغت کے بعد کلی

کر کے خلال کرنا چاہیے اگر دانتوں میں کچھ ذرات پھنسے ہو تو نکالنا چاہیے، مگر کھانے کے درمیان میں بار بار منہ میں انگلی ڈال کر دانتوں میں لگا ہوا کچھ نہ نکالے اگر دانت صاف کرنا ہو تنہائی میں جا کر دانت کو صاف کریں۔

☆ کھانے اور پینے کی چیزوں میں پھونک نہ ماریں، اندر سے آنے والی سانس گندی ہوتی ہے جو طرح طرح کی بیماریوں کو جنم دے گی۔پانی ٹھہر ٹھہر کر تین سانس میں پینا چاہئے۔کھانے کے قریب اپنا منہ نہ لے جائیں۔کھانے کے بعد پیشاب کرنا بہتر ہے۔کھانے کے درمیان اگر چھینک آئے تو تھوڑا ہٹ کر چھینکے اس لئے چھینک کے ساتھ جراثیم ہوتے ہیں جو کھانے میں مل جاتے ہیں جو بدن کو نقصان دہ ہے اس کے علاوہ دیکھنے والے کو بھی کراہیت ہوتی ہے۔

☆ کھانے کے بعد ہاتھ دھولیں، کلی بھی کرے اور دعا پڑھیں۔کھانا کھاتے وقت اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ یہ کھانا جسم کو طاقت پہنچانے کیلئے کھایا جاتا ہے تاکہ عبادت کرنے میں طاقت ملے نیت اچھی ہو نہ کہ صرف پیٹ بھرنے کی نیت ہو۔کھاتے وقت پیٹ بھر کر نہ کھائیں جو گلے تک آجائے، اس لئے ایک حصہ خالی رکھا جائے۔دھویا ہوا ہاتھ کسی رومال سے پوچھنا چاہئیں اپنے کپڑوں سے نہ پوچھیں یہ بری عادت ہے اور اس سے بدن کو نقصان ہوسکتا ہے۔

☆ کھانا زمین پر کھانا چاہئے، کرسی پر بیٹھ کر نہ کھانا چاہیئے یہ غیروں کی مشابہت ہے۔اسی طرح کھانا کھڑے ہوکر نہ کھانا چاہیے یہ بہت ہی گھٹیا اور بری حرکت ہے،اور یہ غیروں اور جانوروں کی مشابہت ہے۔

☆ کھانا اتنا نہ کھائیں کہ گردن تک آجائے بلکہ بھوک کے پورے مٹنے سے پہلے ہی فارغ ہوجائے، یہ صحت اور ہر اعتبار سے بہتر ہے۔جلدی کھانے سے پرہیز کریں اس سے نقصان ہوگا،اسی طرح بہت آئستہ بھی نہ کھانا چاہیے، بلکہ معتدل ہو۔

☆ ہر چیز دیکھ کر کھائیں یا پیئے تاکہ کوئی ضرر پہنچانے والی چیز اندر نہ جائے۔خاص طور پر پھل میوے اور ایسی چیز جو بند ہو۔جب تک بھوک یا کھانے کی خواہش نہ ہو نہ کھانا چاہیے۔دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑی دیر آرام (قیلولہ) کرنا چاہیے، یہ صحت کیلئے بھی مفید ہے۔

☆ اگر دسترخوان پر مختلف قسم کے کھانے ہوتو ہاتھ ادھر ادھر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔لیکن ایک قسم کا کھانا ہوتو اپنے سامنے کا کھانا چاہیے۔

☆ کھانا کھاتے وقت چاول کے ساتھ سالن ،اچار، گوشت، سبزی وغیرہ ہوتو حسب ضرورت چمچ سے اپنے پلیٹ میں لینا چاہیے، ہاتھ سے نہ لیں یہ بری عادت ہے، اسی طرح اپنے کھانے کے پلیٹ میں بے ایک وقت پوری چیزوں کو پلیٹ میں ڈالنا یہ تہذیب اور وقار کے خلاف ہے

، دیکھنے والے کی نگاہ میں بھی آدمی گر جاتا ہے۔اس لئے حسب ضرورت گوشت اور سالن وغیرہ کو اپنے پلیٹ میں ڈالنا چاہیے۔

☆ کھانا کھاتے وقت جوتا یا چپل اتار کر کھانا چاہیے۔کھانا کھاتے وقت سر پر ٹوپی ڈال کر کھانا چاہیے، ننگے سر نہیں کھانا چاہیے، ادب و وقار کے خلاف ہے۔زیادہ کھانا لے کر اپنے پلیٹ میں باقی چھوڑنا یہ بہت ہی بری اور گھٹیا عادت ہے۔

☆ کھانا کھانے کے بعد کھایا ہوا پلیٹ جلد دھونا چاہیے، اس کو سوکھنے نہ دینا چاہیے، یہ بہت ہی بری عادت ہے۔کھانا اتنا جلدی بھی نہ کھائے کے چبانے کا موقعہ بھی نہ ملے اس سے نقصان ہوگا۔

☆ پکا ہوا گوشت چھری سے نہ کاٹیں بلکہ دانتوں سے یا ہاتھوں سے نوچ کر کھانا چاہیے، اس لئے کہ دانتوں سے کھانا لذت بخش اور ہاضم ہے، اس کے علاوہ یہ غیروں کا طریقہ بھی ہے، کھانا کھاتے وقت موت کا ذکر نہ کرنا چاہیے۔

☆ رات کا کھانا ضرور کھایا جائے اس کو چھوڑنے کی عادت نہ بنائے اگر چہ کہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، اس لئے کہ رات کا کھانا چھوڑنے سے صحت پر برا اثر پڑتا ہے اور بوڑھاپا بھی جلد لاتا ہے۔رات کا کھانا کھانے کے بعد فوراً نہ سونا چاہیے، یہ طبی اعتبار سے صحت کے لئے انتہائی مضر ہے، بلکہ کچھ

چہل قدمی کرنا چاہیے۔

☆ کھانے اور پینے کی چیزوں میں اگر مکھی گر جائے تو اس کو مکمل طور پر ڈبو کر پھیکنا چاہیے، اس لئے کہ مکھی کے ایک پر میں خطرناک وائرس ہوتے ہیں اور دوسرے پر میں شفا ہوتی ہے، یہ شرعی اور طبی دونوں اعتبار سے صحت کے لئے مضر ہے، اس سے بچنا چاہیے۔

☆ کھانا یا کوئی بھی چیز جب مکمل پکی نہ ہو کچی ہو تو اس کو نہ کھائے اس سے ہاضمہ خراب ہوگا جس سے پیٹ کی مختلف بیماری شروع ہوگی۔ گرم چیز کھانے اور پینے کے بعد فورا ٹھنڈی چیز نہ کھائے، اسی طرح ٹھنڈی چیز کھانے اور پینے کے فورا بعد گرم چیز نہ کھائے اس سے جسم کو نقصان پہنچے گا یہ طبی اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔ کوئی بھی پھل (فروٹ) کھانے کے بعد فورا پانی نہ پینا چاہیے یہ طبی اعتبار سے صحیح نہیں ہے، اس سے جسم کو نقصان ہوگا۔ گوشت اور مچھی ایک وقت ساتھ میں نہ کھاے یہ بھی طبی اعتبار سے صحیح نہیں ہے اس سے جسم کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

☆ مچھلی کے ساتھ دہی یا دودھ سے بنی ہوئی کوئی بھی چیز نہ کھائے یہ طبی اعتبار سے صحیح نہیں ہے اس سے جسم کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کوئی بھی میٹھی چیز حلوا، مٹھائی وغیرہ کھانے کے بعد فورا پانی نہ پیئے اس سے شوگر وغیرہ بیماری لاحق ہونے کا اندیشہ ہے، یہ طبی اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔

☆ جب کسی کام یا دوڑنے سے جسم گرم ہو جائے یا سانس پھولنے لگے تو اس وقت پانی نہ پینا چاہیے، یہ طبی اعتبار سے بہت مضر ہے۔ کھٹی اور تیز چیز کے کھانے کے بعد دودھ یا دودھ سے بنی ہوئی چیز نہ کھائے اور نہ پیئے، اس سے جسم کو نقصان ہوگا۔ اسی طرح کھٹی چیز کھانے کے بعد پانی نہیں پینا چاہیے، یہ صحت کے لئے خطرناک ہے۔

☆ ہمیشہ باسی چیز نہ کھائے اس سے بدن کو نقصان ہوگا، ہمیشہ تازی چیز کھانی چاہیے، آگ سے پکائی ہوئی چیز کو ایک دن کے اندر کھانا چاہیے، رات گزارنے نہ دینا چاہیے۔ ایسی چیز نہ کھائے جو سڑنے اور خراب ہونے کے قریب ہو اس سے صحت خراب ہوگی۔ مچھلی کے ساتھ انڈا نہ کھائے یہ طبی اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔

☆ پانی سے بھرا ہو برتن منہ کو نہ لگانا چاہیے، اور نہ اس سے پانی پینا چاہیے یہ بہت ہی بری عادت ہے اور تہذیب اور وقار کے خلاف ہے، یہ شرعی اور طبی دونوں اعتبار سے بری بات ہے، اس لئے کہ برتن کے اندر کوئی زہریلا جانور ہو اور وہ منہ میں چلا جائے یا پورے برتن کا پانی منہ میں چلا جائے جس سے معدے کو نقصان پہنچ سکتا ہے، بلکہ برتن سے پانی گلاس میں لے کر پینا چاہیے، اسی طرح گلاس کو برتن میں نہ ڈوبانا چاہیے یہ بھی بہت ہی گھٹیا اور گھناؤنی حرکت ہے، اور تہذیب کے خلاف ہے۔ ٹوٹے

ہوئے گلاس یا برتن سے پانی وغیرہ نہ پینا چاہیے۔

دعوت کے آداب

☆ اگر کوئی دعوت دے تو اس کو قبول کرنا چاہیے، وقت مقررہ پر جانا چاہیے نہ بہت جلدی جائے اور نہ بہت دیر سے جائے، اگر مخصوص دعوت ہو تو سب ملکر ایک ساتھ کھائے، کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوئے، بسم اللہ پڑھ کر کھائے، داہنے ہاتھ سے کھائے، کھانے میں پہلے بڑا شروع کرے، میزبان کھانے کے لئے کہے۔ تکلف نہ کرے، کھانے کے دوران دوسرے ساتھی کو نہ دیکھے اندیشہ ہے کے وہ شرم کے مارے نہ کھائے یا حاجت سے کم کھائے، کھانے کے دوران ہلکی پھلکی طبیعت کو چشت اور فرحت کرنے والی باتیں کرے۔ مہمان کو کھانے میں زبردستی نہ کرے، کھانے کے بعد فورا نہ اٹھے دوسرے ساتھی کا خیال رکھے اس لئے کہ تمہارے اٹھنے سے اس کو شرمندگی ہوگی اور وہ بھی مجبوراً اٹھ جائے گا۔

☆ کھانے کے درمیان بلاضرورت نہ تھوکیں اور نہ بلغم نکالے، اگر شدید ضرورت ہو تو اٹھ کر صاف کرے، اگر کھانے کے دوران چھینک آئے تو تھوڑا ہٹ کر چھینکے کھانے پر مت چھینکے اس لئے کہ دوسروں کو کراہیت اور تکلیف ہوگی، کھانے میں نہایت تہذیب و وقار کے ساتھ کھانا چاہیے، اس لئے کہ دوسروں کو آپ کی کسی ہیئت اور فعل سے تکلیف نہ ہو، کھانے کے بعد

انگلی اور پلیٹ کو صاف کرے۔ پھر دعا پڑھے اور میزبان کو بھی دعا دے۔

☆ کھانے کے دوران ہوا خارج کرنا ہو تو وہاں سے اٹھ کر باہر جا کر ہوا خارج کرنا چاہیے، وہاں پر ہوا خارج کرنا بہت ہی گھٹیا اور ناپسندیدہ فعل ہے اور وقار اور تمدن کے خلاف ہے اور آدمی دوسروں کی نگاہ میں گر جاتا ہے۔

☆ کھانا کھانے کے بعد فورا جانا مروت اور تہذیب کے خلاف ہے، اس لئے تھوڑی دیر بیٹھنا چاہیے۔

راستے کے آداب

راستے میں چلتے وقت دعا پڑھ کر چلے، چلنے میں نرمی کے ساتھ چلے۔ چلنے میں نہ متکبرانہ چال چلے نہ بیمار آدمی کی طرح چلے بلکہ چلنے میں درمیانی چال چلے، تھوڑا جھک کر عاجزی کے ساتھ چلے، ادھر ادھر نہ دیکھے، نگاہ نیچی رکھے، راستے کے کنارے سے چلے، راستہ میں نہ کھائے نہ پیے یہ تہذیب اور شرافت کے خلاف ہے۔ قدم نہ بہت چھوٹے ہوں نہ بہت بڑے، معتدل قدم کے ساتھ چلے، نہ بہت تیز نہ بہت آہستہ، درمیانی طریقہ اختیار کرے۔ جوتے کو زمین پر گھسیٹ کر نہ چلے بلکہ قدم کو زمین سے اٹھا کر چلے کہ چلنے کی آواز نہ آئے۔ وقار اور بڑے ادب کے ساتھ چلے، شوروغل اور آواز نہ نکالے۔ اگر کوئی مسلمان سامنے سے گزرے تو اس کو سلام

کرے، تکلیف دہ چیزوں کوراستے سے ہٹائے۔

☆ ایک جوتا پہن کر نہ چلیں۔بغیر جوتے پہنے کبھی نہ چلیں۔راستے میں نہ کھائے یہ شرافت اور تہذیب کے خلاف اور بدکار اور برے لوگوں کی نشانی ہے۔

☆ کسی کی ملاقات ہوتو پہلے سلام کے ساتھ مصافحہ کرے اور خیریت پوچھے، بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ ملے۔ملاقات کے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھے کہ بات کیلئے راستے کے کنارے پر جا کر بات کرے کہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو، اگر زیادہ بات کرنی ہو یا کسی مسلہ کے متعلق بات کرنی ہوتو بہتر یہ ہے کہ راستے پر بات نہ کرے بلکہ گھر پر بلائے۔گھر پر ملاقات کے لئے جانا ہوتو پہلے وقت مقرر کرلیں، تا کہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو، ہوسکتا ہے کہ وہ آرام کرلیں یا کوئی اپنے ذاتی کام میں مشغول ہو۔

☆ ملاقات کے لئے گھر پر جانا ہوتو ایسے اوقات میں نہ جائے کہ وہ اوقات عام طور پر آرام کرنے کے ہوں۔اس میں مزاج شناسی، وقت شناسی، مردم شناسی کا بہت خاص خیال رکھیں، بسا اوقات اس طرح بے احتیاطی سے تعلقات خراب ہوجاتے ہیں اور فساد و فتنے کا ذریعے بنتے ہیں۔بعض اوقات آدمی غصہ کی حالت میں ہوتا ہے یا کبھی اس پر غم سوار

ہوتا ہے یا کبھی پریشانی کی حالت میں ہوتا ہے اس لئے جانے سے پہلے ضرور اس کا خیال رکھے۔

استاذ کے آداب

استاذ کا مرتبہ بہت بڑا ہوا ہے اس لئے استاذ کی عزت غایت درجہ کی جائے، ان کے سامنے بڑے آواز سے بات نہ کرے اور نہ بڑی آواز نکالے بلکہ بڑے آدب واحترام کے ساتھ بات کرے ان کے آگے نہ چلے اور نہ کسی طرح سے ان پر فوقیت لے جائے، ان کے آگے اور ان سے اوپر نہ بیٹھے، ان کا نام بڑے ادب واحترام کے ساتھ لے، اگر کہیں چلتے وقت ان کی ملاقات ہوتو ان کو سلام کرنے میں پہل کرے اور ان کے آگے نہ چلے، اگر وہ کسی مجلس میں حاضر ہوں تو ان کے سامنے اور اوپر نہ بیٹھے اور کسی طرح کی صدارت قبول نہ کرے، آج کل یہ بے ادبی عام ہوتی جارہی ہے، کہ استاذ کے ہوتے ہوئے جلسہ کی صدارت قبول کی جاتی ہے۔اگر کسی مسئلہ میں علمی گفتگو کرنا ہوتو بڑے ادب کے ساتھ گفتگو کرے، اپنی رائے کو ان کی رائے پر مقدم نہ کرے۔

والدین کے آداب

اللہ تعالی نے والدین کو بڑا مقام عطا فرمایا ہے۔اللہ ورسول کے بعد سب سے بڑا مقام والدین کا ہے۔اسی لئے اللہ تعالی نے بڑی تاکید کے

ساتھ والدین کے احترام کرنے کو لازم قرار دیا اور ان کی نافرمانی کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب کی خوشخبری سنائی ہے۔ دنیا کی ہر چیز خریدی جاسکتی ہے مگر والدین کی نعمت خریدی نہیں جاسکتی۔ والدین کی محبت وشفقت کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ والدین نے ہمارے خاطر جتنی تکلیفیں برداشت کی ہیں ہم اس کی قیمت رائی کے دانہ کے برابر بھی ادا نہیں کرسکتے، ان کے سامنے بڑے آواز سے بات کرنا، ان کو اف کرنا، ان کے آگے بیٹھنا وغیرہ تمام چیزوں کو ممنوع قرار دیا۔

☆ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کریں اگر چہ کہ وہ تمہارے ساتھ برا سلوک کریں۔ ان کو ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کریں۔ ان کو کبھی نہ جھڑکیں، نہ ان کے آگے بیٹھیں یا چلیں، بلکہ اف تک نہ کریں۔ ان پر کسی کو فوقیت نہ دیں۔ ان کا حد درجہ احترام اور عزت کیجئے۔ ان کے سامنے جھکے رہیں۔ ان کے سامنے آواز بلند نہ کریں۔

☆ والدین کا نام لے کر نہ پکارے بلکہ صرف ماں اور والد پر اکتفا کریں، یا دونوں کے آگے پیچھے عزت و احترام کے الفاظ لگائیں مثلا والد محترم یا والدہ محترمہ وغیرہ۔

☆ ہمیشہ ان کے حق میں دعا کرتے رہے۔ اگر وہ کسی چیز کے کرنے کا حکم دیں تو فورا اس کو بجالائے۔

بچوں کے آداب

بچے اللہ تعالی کی نعمت ہیں۔ جو حضرات اس نعمت سے محروم ہیں وہی اس کی قیمت سمجھ سکتے ہیں اور اس کی صحیح قدر کر سکتے ہیں۔ جن حضرات کو اللہ تعالی نے بغیر مشقت اور بن مانگے عطا فرمایا ہے وہ اس نعمت کی قدر نہیں کرتے بلکہ اس کی بے قدری کرتے ہیں۔ وہ اللہ تعالی کے پاس جواب دہ ہوں گے۔ ان کے چند آداب ہیں۔

☆ بچہ پیدا ہونے کے بعد نہلا دھلا کر پاکی صفائی کے بعد پہلے ان کے کان میں آذان دی جائے۔ اس کا اچھا نام رکھے۔ ولادت پر خوشی منائیں، اللہ کا شکر ادا کریں، اس کے بال وغیرہ نکال کر ساتویں دن عقیقہ کرے، اور ہو سکے تو ختنہ بھی جلد سے کرنے کی کوشش کرے اگر کسی وجہ سے ساتویں دن نہ کر سکے تو بلوغ سے پہلے، بچے کی صحت اور آسانی کے اعتبار سے جب چاہے کر سکتا ہے۔

☆ جب بچہ بولنے لگے تو پہلے اس کو کلمہ شہادت سکھائیں۔ بچے کو ماں اپنا دودھ پلایے، ماں کے دودھ میں بہت تاثیر ہے، اس سے بچہ بہت جلد پروان چڑھتا ہے اور ہر قسم کی کمزوریوں سے بچتا ہے۔

☆ بچہ پر ہمیشہ غصہ مت کیجئے، اور نہ بات بات پر اس کو ڈانٹیں اس سے

بچہ ماں سے بدظن ہوتا ہے،اس لئے شفقت اور محبت کا معاملہ کریں۔ بچہ کی اچھی تربیت کرنا اور اس کو دین کی ضروری تعلیم دینا والدین کی اولین ذمداری ہے۔

☆ والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے بچوں کے درمیان برابری کا معاملہ کرے،کسی کو کسی پر فوقیت نہ دے ورنہ بچہ میں احساس کمتری پیدا ہوگی ،اسی طرح لڑکوں کو لڑکیوں پر ترجیح نہ دے،اپنے بچوں کو بدعا نہ دے ہوسکتا ہے وہ قبولیت کی گھڑی ہو پھر روکر فائدہ نہیں ہوگا۔

☆ بچہ جب سات سال کا ہوجائے تو ان کو نماز سکھائیے۔اور جب دس سال کے ہوجائیں تو نماز نہ پڑھنے پر ڈانٹیں اور بستر کو الگ کریں۔صفائی ستھرائی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

☆ دوسروں کے سامنے بچوں کے عیب نہ بیان کیجئے۔بچوں کا حوصلہ بلند کیجئے۔ان کا ہر ضد پورا نہ کیجئے۔ان پر اپنا پورا رعب و دبدبہ باقی رکھیں،اسی کے ساتھ محبت اور الفت کا معاملہ بھی کیجئے۔

☆ بچوں میں اچھے اخلاق پیدا کرنے کی ابتدائی سے کوشش کیجئے،اور ان کو برے اخلاق سے سختی کے ساتھ روکیں۔

مجلس کے آداب

آداب مجلس میں اصولی بات یہ ہے کہ مجلس میں تہذیب اور وقار کی شکل پیدا ہو،اور شرکائے مجلس میں ہر ایک کا حق برابر ہوتا کہ یہ مجلس شرکاء کی باہمی محبت بڑھانے کا سبب ہو،ان ہی دو باتوں کو قائم رکھنے کے لئے آنحضرت ﷺ کی شریعت نے نشست و برخاست کے کچھ آداب سکھائے ہیں۔

مجلس میں انسان کو جہاں بے تکلف پہلے جگہ مل جائے ،صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کی مجلسوں میں اسی طریقہ سے بیٹھتے تھے،یعنی جہاں تک نشست کا دائرہ اس کے آنے تک پہنچ چکا ہو وہیں بیٹھ جانا چاہیے،یہ نہیں کرنا چاہیے کہ مجمع کو چیر کر خواہ مخواہ آگے بیٹھنے کی کوشش کرے،کیونکہ اس سے ایک تو پہلے سے آنیوالوں اور بیٹھنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے،اور دوسرے ایسا کرنے والوں میں غرور ونخوت پیدا ہوتی ہے اور اپنے تشخص کا خیال ہوتا ہے۔

☆ مجلس میں کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہیے،کیونکہ اس سے تفوق پسندی اور خود بینی کا اظہار ہوتا ہے اور دوسروں کے دلوں میں کدورت پیدا ہوتی ہے،اور یہ بہت ہی گھٹیا حرکت ہے۔

☆ اگر کوئی کسی ضرورت سے اپنی جگہ سے چلا جائے تو بہتر ہے کہ نشانی کے طور پر کچھ رکھ کر چلا جائے، اگر اس طرح کرے تو پھر پلٹنے کے بعد وہی اس جگہ کا مستحق قرار دیا جائے گا دوسرا اس جگہ پر نہیں بیٹھ سکتا۔

☆ اگر مجلس میں دو شخص باہم مل کر بات کر رہے ہوں تو ان اجازت کے بغیر دونوں کو الگ الگ کرنا یا ان کے درمیان حائل ہونا بہت بری بات ہے ،اگر شدید ضرورت ہو تو اجازت کے بعد حائل ہوسکتا ہے۔

☆ اگر کچھ لوگ حلقہ باندھ کر بیٹھے ہوں تو کسی کو اس حلقہ کے وسط میں نہیں بیٹھنا چاہیے ایسے شخص پر حضورﷺ نے لعنت فرمائی ہے، جو ایک قسم کی بدتمیزی ہے اور تہذیب و وقار کے خلاف ہے۔

☆ مجلس میں کسی شخص کے سامنے کھڑا نہیں ہونا چاہیے اس لئے کہ پیچھے والے کو تکلیف ہوتی ہے ۔راستہ میں نہیں بیٹھنا چاہیے کیونکہ یہ وقار کے خلاف ہے اور یہ بداخلاقی ہے۔مجلس میں ایسے افراد کے ساتھ بیٹھے جو متقی پرہیزگار ہوں، اور جن سے کوئی دینی فائدہ حاصل ہو۔

☆ مجلس میں معزز جگہوں پر از خود بیٹھنے کی کوشش نہ کرنا چاہیے ۔اسی طرح دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کرے یہ دوسروں کو بہت برا معلوم ہوتا ہے اور اس سے بدگمانی کا اندیشہ ہوتا ہے۔مجلس کی باتوں کو عام نہیں کرنا چاہیے یہ راز کی باتیں ہوتی ہیں الا یہ کہ کوئی گناہ یا کسی کو نقصان پہنچانے کے متعلق

ہو تو اس سے دوسروں کو مطلع کرنا چاہیے ورنہ خود گنہگار ہوگا۔

☆ مجلس میں بڑے ادب و وقار و تہذیب کے ساتھ بیٹھنا چاہیے تا کہ دوسروں کو برا نہ لگے، اس میں ہنسی مذاق نہیں کرنا چاہیے ہر ایک کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔کسی کی تحقیر وغیرہ نہیں کرنی چاہیے، ہر ایک کو بات کرنے کا موقعہ دینا چاہیے اور بات کو غور سے سننا چاہیے اگر کوئی معقول اور حکمت کی بات ہو تو ضرور قبول کرنا چاہیے، ہر ایک کی عزت و احترام کا بہت لحاظ رکھنا چاہیے کسی قسم کا تعصب نہیں برتنا چاہیے۔

☆ مجلس میں بیٹھتے وقت کشادہ دلی سے بیٹھے، دوسروں کے لئے جگہ کی گنجائش رکھے۔خالی جگہوں کو پر کرے۔کچھ دھوپ اور کچھ سائے میں نہ بیٹھے

اس سے بدن کو نقصان ہوتا ہے، بیٹھتے وقت مکمل سائے میں بیٹھے یا مکمل دھوپ میں بیٹھے۔

☆ مجلس میں سب مل کر بیٹھے۔بھری مجلس میں دو شخص آپس میں باتیں نہ کرے۔اگر تین آدمی ایک جگہ بیٹھے ہوں تو دو آپس میں باتیں نہ کرے اس لئے کہ تیسرے شخص کو تکلیف ہوگی۔قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا چاہیے۔مجلس کے اختتام پر دعا کے ساتھ رخصت ہونا چاہیے۔

ملاقات کے آداب

☆ ملاقات کے وقت مسکراتے چہرے سے استقبال کیجئے ،مسرت ومحبت کا اظہار کیجئے ،کشادہ دلی سے بات کیجئے اور سلام میں پہل کیجئے ،سلام ودعا میں ادھر ادھر کے الفاظ استعمال مت کیجئے ،حضور ﷺ کے بتائے ہوئے الفاظ ’’السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘‘ مکمل الفاظ استعمال کیجئے ،اس میں بہت برکت وثواب ہے۔

☆ پھر موقعہ ہوتو مصافحہ کیجئے ،مزاج پوچھئے اور مناسب ہوتو گھر کی خیر خیریت معلوم کیجئے ،مصافحہ کرنے کے بعد جلدی سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش مت کیجئے ،انتظار کیجئے کے سامنے والا خود ہاتھ چھوڑ دے ،حضور ﷺ کبھی بھی ملاقات کے وقت فورا ہاتھ چھڑانے کی کوشش نہیں کرتے جب تک وہ خود نہ چھوڑ دے۔

☆ جب کسی سے ملنے جایئے تو صاف ستھرے کپڑے پہن کر جاہیے، میلے کچیلے کپڑوں پر مت جایے، ورنہ آپ کی عزت اس کے دل سے نکل جائے گی ،اس لئے آپ اپنے اچھے اور عمدہ کپڑوں کے ذریعہ اس پر رعب قائم کریں ،اچھے لباس میں بھی اللہ تعالی نے بڑی تاثیر رکھی ہے۔

☆ کسی سے ملاقات کرنا ہوتو پہلے وقت معلوم کر لیجئے ،بے وقت جانے

سے اس کو تکلیف ہوگی اور ملاقاتی کی نظر میں بھی گر جاتا ہے۔

☆ کسی کے یہاں جائیں تو صرف کام کی باتیں کیجئے ،بیکار اور فضول بات مت کیجئے ،اس کا وقت ضائع ہوجائے گا اور آپ کا بیٹھنا اس کو پریشانی کا باعث بنے گا۔

☆ کسی کے یہاں جائے تو دروازے کے کنارے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوں اور دروازے پر ہی اجازت لے اگر تین بار اطلاع کے بعد بھی اجازت یا کوئی جواب نہیں ملے تو واپس لوٹ آیے۔

☆ کسی خاص لوگوں کے یہاں جائیں تو مناسب تحفہ بھی ساتھ لے جائیں ،اس سے محبت بڑھتی ہے۔

☆ اگر کوئی ضرورت مند آپ کے پاس اپنی ضرورت سے آئے تو جتنی ہوسکے مدد کیجئے ،لیکن اس کو خواہ مخواہ مت ستائیں اور اس کو امیدوار مت بنائیں ۔اس سے نرمی کے ساتھ پیار سے بات کیجئے۔

☆ آپ کسی کے یہاں کسی ضرورت سے جائیں تو بڑے مھذب انداز میں اپنی ضرورت کو بیان کیجئے ۔پوری ہوجائے تو شکریہ ادا کیجئے۔

☆ ہمیشہ یہ خواہش مت رکھیں کہ لوگ ملنے آئے بلکہ خود بھی ملاقات کے لئے جائیں ۔ملاقات کرنے والے کا اکرام کیجئے ،ہوسکے تو کافی خاطر تواضع بھی کیجئے ،کھلانے کی عادت ڈالیے ،اس لئے کہ دوسروں کو کھلانا

بڑے ثواب کا کام ہے۔

☆ رات میں کسی سے ملاقات کے لئے مت جائیں، یہ آرام وراحت کا وقت ہے۔ اگر بالفرض رات میں جانا ہو تو بہت دیر تک مت بیٹھیں۔

گفتگو کے آداب

اسلام ایک مکمل ضابطہء حیات ہے، اس کے ذریعہ زندگی کے ہر شعبہ میں مکمل طور پر رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے، اسلام نے جہاں عبادات اور دیگر معاملات پر وضاحت سے روشنی ڈالی ہے وہیں بات چیت اور گفتگو کے طور وطریق سے متعلق بھی احکام بتلائے ہیں۔ جس کی طرف عام طور پر توجہ نہیں کی جاتی اور بعض اوقات تھوڑی سی غفلت اور بے توجہی بڑے نقصان کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے، بات کرنا اور اپنے مقصد ومنشاء کا موثر اور بہترین طریقے پر اظہار انسان کا خاصہ اور اس کا امتیاز ہے، ہر شخص کو قدم قدم پر مختلف لوگوں سے سابقہ پڑتا ہے اور مختلف مسائل درپیش ہوتے ہیں، ان سب سے بات کس طرح کی جائے اور اس میں کس چیز کا لحاظ کیا جائے اس کا خیال کرنا ضروری ہوتا ہے، بعض لوگوں کی زبان ہی لوگوں کے اس سے نفرت کا باعث بن جاتی ہے اور لوگ جلد ہی اس سے خلاصی کی صورت چاہتے ہیں، بات ہی کے ذریعہ انسان اپنے مافی الضمیر کو ادا کرتا ہے اور اس کے ذریعہ ایک دوسرے سے قریب یا دور ہوتا ہے، بلکہ اخلاق کا

تعلق بھی زبان سے ہے، نیکی اور بدی کی ہر بات زبان ہی سے کی جاتی ہے اور گفتگو کے ذریعہ ہی انسان کے کردار کا پتہ چلتا ہے۔

یعنی آدمی جب تک بات نہیں کرتا ہے، اس کے اندرونی حالات کا پتہ نہیں چلتا ہے، اس کے عیب و ہنر پوشیدہ رہتے ہیں اور گفتگو کے بعد ہی اس کے اچھے اور برے اخلاق ظاہر ہوتے اور سامنے آسکتے ہیں، زبان کی وجہ سے جنت اور جہنم کا بھی فیصلہ ہوتا ہے۔ اس لئے شریعت نے گفتگو کے لئے چند آداب مقرر کئے ہیں تاکہ صحیح اور اچھے انداز میں گفتگو کی جائے اور اسی آداب کے ذریعہ دوسروں کو اپنا گرویدہ بنائے، ذیل میں چند آداب ذکر کئے جارہے ہیں۔

☆ ہمیشہ سچ بولیے، اس سے لوگوں کے دلوں میں اعتماد پیدا ہوتا ہے اور اس سے بات کا وزن اور اعتبار بڑھتا ہے، سچ بولنے میں کبھی جھجھک محسوس نہ کیجئے چاہے کیسا ہی عظیم نقصان کیوں نہ ہو، لیکن اگر خدانخواستہ ایسا موقع پیش آجائے جہاں پر جھوٹ بولنا ناگزیر ہو تو ایسی صورت میں جھوٹ نہ بولے، بلکہ توریہ سے کام لے یعنی ایسی بات کرے کہ مخاطب کچھ اور سمجھے اور بات کرنے والا کچھ مراد لے، مخاطب کا ذہن مرادی معنی کی طرف منتقل نہ ہو، حدیث شریف میں اس طرح کے واقعات ملتے ہیں، جہاں پر جھوٹ کا ارتکاب بھی نہ ہوا اور مقصد بھی حاصل ہوگیا، اس لئے ایسے موقعوں پر بڑی

حکمت سے کام کرنا چاہیے، گناہ بھی نہ ہو اور اپنے کو مصیبت سے بچائے یا مقصد حاصل ہو جائے۔ ہمیشہ انصاف کا معاملہ کریں، کسی کی جانب داری سے حتی الوسع احتیاط کریں۔

☆ ضرورت کے وقت بات کریں اور زبان پر قابو رکھیں، جب بھی بات کرنا ہو تو کام کی بات کرنے کی کوشش کرے۔ ہر وقت اور بے ضرورت بولنا وقار اور سنجیدگی کے خلاف ہے، اور اس سے لوگوں کی نگاہ میں ذلیل ہوتا ہے۔ عام طور پر بات نرمی سے اور نرم انداز سے کیجئے، اور مسکراتے ہوئے میٹھے لہجے میں کرنے کی عادت ڈالیں، اس لئے کہ اس سے بہت سے مسائل کا حل نکل سکتا ہے اور آپسی قربت بھی بڑھ سکتی ہے، ہمیشہ درمیانی لہجے میں اس طرح بات کریں کہ نہ آواز بہت بلند ہو نہ بہت آئستہ۔

☆ موقعہ پڑھنے پر سخت لہجے میں بات کرنا کوئی برا نہیں، جہاں پر سخت بات کرنی ہو وہاں پر سخت بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور جہاں پر نرم بات کرنا ہو وہاں پر نرم بات کرنے کی کوشش کیجئے۔ نرمی اور سختی دونوں کا سہارا لیجئے۔ کبھی بھی اپنی زبان کو گندی نہ کیجئے، ہمیشہ مہذب اور شائستہ انداز میں بات کیجئے۔ ہمیشہ مختصر بات کیجئے بلاضرورت بات کو لمبی نہ کیجئے۔ اکثر اوقات خاموش رہیں، بے ضرورت بات کرنا دل و دماغ کو کمزور کرتا ہے اور اس سے آدمی کی طاقت چلی جاتی ہے۔

☆ اگر بات کرنا ہو تو صاف بات کیجئے بلاضرورت ہیرا پیری، اور ادھر ادھر کی بات نہ کریں۔ سادہ لہجے میں بات کریں، ہمیشہ خوشامدی اور چاپلوسی انداز سے پرہیز کریں۔ ہر سنی سنائی بات نقل مت کیجئے۔

☆ دو آدمی بات کر رہے ہوں بلا اجازت ان کی بات میں شریک مت ہو جائے۔ ہر وقت ہنسی مذاق نہ کیجئے، ہر وقت ہنسی مذاق کرتے رہنا، آدمی کی وقعت گر جاتی ہے۔

☆ آدمی کے مرتبہ و مقام کے اعتبار سے بات کیجئے۔ کوئی بات کر رہا ہو یا کسی معاملہ کے متعلق سوال کریں تو پہلے سن لیجئے پھر اپنی بات شروع کیجئے۔ بات سوچ سمجھ کر کیجئے، اسی طرح بات کرتے وقت بڑے آدمی کو ابتداء کرنے کا موقع دینا چاہیے، بڑوں کی موجودگی میں چھوٹا بات نہ کرے۔

☆ بات کرتے وقت مخاطب کی رعایت بھی ضروری ہے اگر بڑو ں سے مخاطب ہیں تو احترام و ادب کا پہلو اختیار کرنا چاہیے، چھوٹوں سے مخاطب ہیں تو مشفقانہ انداز میں بات کرنی چاہیے اگر اس کی رعایت نہیں رکھی گئی تو تہذیب کے خلاف بات ہوگی اور لوگ بے ادب تصور کریں گے، جس کے نتیجہ میں مخاطب سے قربت کے بجائے بعد پیدا ہوگا اور انسیت اور قربت کے بجائے اجنبیت اور دوری کا سبب بنے گا، لہذا

مخاطب کی رعایت ضروری ہے۔

☆ بات کرتے وقت اس بات کا خیال بھی ضروری ہے کہ باتوں میں کسی کی غیبت، حسد، بدگمانی، دھوکہ دہی، یا کسی پر بہتان یا الزام تراشی وغیرہ نہ ہونے پائے، تاکہ معاملات اور تعلقات میں کوئی فرق نہ آسکے، اس لئے ایک مومن کو چاہیے وہ بیہودہ اور فحش کلامی سے بچتے ہوئے پاکیزہ الفاظ استعمال کرے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو اگر کسی بات سے تکلیف پہنچے یا تلخ کلامی کی نوبت آجائے یا معاملات بگڑ جائیں تو فوراصاف کردے اور اپنے دل کو پاک کرے، دل میں کسی کی برائی نہ رکھے۔

☆ بات بات پر قسم نہ کھانا چاہیے، جہاں قسم کھانا ضروری ہو اور اس کے بغیر چارے کار نہ ہو وہیں قسم کھانا چاہیے، اگر قسم کھانا ہو تو صرف اللہ کی قسم کھانا چاہیے۔

☆ بات کرنے میں اپنی بڑائی نہ جتائے، کسی کی تعریف میں مبالغہ نہ کرے، وہی بیان کرے جو صفت اس میں موجود ہو، کسی کی بہت تنقیص یا مخالفت نہ کرے، جو بات غلط ہو اسی کے متعلق بات کرے، ذاتیات پر نہ آئے۔

☆ اگر بات کرتے ہوئے کوئی مثال دینے کی ضرورت پڑ جائے یا بات کو مزید وضاحت کے ساتھ بیان کرنا ہو تو کمینہ پن اور ذلیل آدمیوں کی

مثال نہ دے بلکہ اچھے انداز میں صلحاء اور اتقیاء وغیرہ کی مثال دے۔

☆ بات کرتے وقت معلوم ہو جائے کہ مخاطب کو اس طرح کی باتوں سے ناگواری ہوگی تو اس کے سامنے اس طرح کی بات نہ کرنی چاہیے۔

☆ بات کرتے وقت موقع محل اور حالات کی رعایت ضروری ہے مقصد اور غرض کے اعتبار سے کلام کرنا چاہیے۔

☆ منہ میں پان وغیرہ بھر کر باتیں نہ کیجئے، یہ غیر مہذب لوگوں کی عادت ہے بات کرتے وقت منہ میں کوئی چیز نہ ہو، اگر کوئی چیز کھانے کی عادت ہو تو پہلے اس کو کھا کر بات کرنا چاہیے۔

مسجد کے آداب

مسجد اللہ تعالی کا گھر ہے۔ اس کو صرف اللہ تعالی کی عبادت و کبریائی کے لئے بنایا جاتا ہے، روئے زمین پر سب سے زیادہ مقدس مسجد ہے اس لئے اس کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے اور اس کی عظمت اور ادب پر بہت زور دیا گیا ہے۔ یہاں پر چند آداب ذکر کئے جارہے ہیں۔

☆ فرض نمازیں ہمیشہ مسجد میں ادا کریں، مسجد میں جاتے وقت باوضو پاک کپڑا پہن کر پہلے داہنا پیر رکھکر دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوں، حاضرین کو سلام کرے اگر کوئی موجود نہ ہو تو اپنے آپ کو سلام کرے اور خود جواب دے اس لئے کہ کوئی موجود نہ ہو تو فرشتے موجود رہتے ہیں، بیٹھنے سے پہلے

دورکعت نماز تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھے۔رکعت چھوٹنے کے ڈر سے بھاگ کر نہ جائیں اس کی حدیث میں ممانعت آئی ہے،اس لئے بڑے سکون وقار کے ساتھ بن

سنور کر اچھے کپڑے پہنے کر خوشبو لگا کر جائیں۔

☆ اول صف میں بیٹھنے کی کوشش کریں،اگر جگہ نہ ہو تو جہاں پر جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے،دوسروں کے کاندھے چھلانگ کر آگے نہ بڑھیں اس لئے کہ ایسے لوگوں کے متعلق جہنم کی سخت وعید سنائی گئی ہے۔داہنے جانب بیٹھے کی کوشش کیجئے اس لئے کہ اس کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

☆ مسجد میں سوائے نماز،ذکرواذکار،قرآن کی تلاوت،حدیث کی تعلیم کے علاوہ کوئی بات نہ کرے،کسی سے بات نہ کرے،آواز کو بلند نہ کرے،خاموشی کو لازم پکڑے،مسجد میں فون پر بات نہ کریں،کسی قسم کی کوئی بھی نشست چاہئے دینی نسبت سے ہو نہ رکھے۔

☆ مسجد میں ہوا خارج نہ کریں،اسی طرح مسجد کی صفائی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔اگر مسجد میں کوئی کوڑا کرکٹ دیکھیں تو خود اس کو اٹھائیں۔مسجد میں انگلیاں نہ چٹخائیں۔

☆ مسجد میں بلا ضرورت شرعی نہ سونا چاہئے اور نہ مسجد کی کوئی بھی چیز اپنے ذاتی کام کیلئے استعمال کرے۔مسجد میں کسی گمشدہ چیز کا اعلان نہ

کریں اس لئے کہ اس کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

☆ مسجد میں ایسے چھوٹے بچوں کو نہ لائیں جو ابھی تک شعور نہ رکھتے ہو اور پیشاب و پائخانہ یا شور وغل کرنے کا ڈر ہو۔مسجد کو گزرگاہ نہ بنائیے۔مسجد میں کھانے پینے سے پرہیز کریں اگر کھانے پینے کی ضرورت ہو تو باہر جا کر کھائیں۔مسجد سے نکلتے وقت دعا پڑھ کر بایاں پیر باہر رکھیں۔

☆ مسجد آتے وقت بدبودار چیز کھا کر نہ آنا چاہیے،اسلئے کہ فرشتوں اور دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے اور یہ مسجد کے ادب کے خلاف ہے۔

قرآن کے آداب

قرآن اللہ تعالی کی مقدس کتاب ہے۔اللہ تعالی نے اس کو پوری انسانیت کیلئے زندگی کا دستور بنا کر بھیجا ہے۔اس میں پوری انسانیت کی فلاح کا سامان ہے۔یہ کامیابی کا ضامن ہے۔اس میں ہر مسائل کا حل ہے۔جو بھی اس پر عمل پیرا ہوگا وہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب ہوگا۔اور جو اس سے روگردانی کرے گا اور اس کے متعلق شک وشبہ میں مبتلا ہوگا وہ ناکام وخسارے میں رہے گا۔اس کے چند آداب یہ ہیں۔

☆ بغیر وضو کے ہاتھ نہ لگائیں ورنہ دنیا و آخرت دونوں میں خسارے میں رہیں گے۔پڑھتے وقت نہایت ہی سکون اور ادب کے ساتھ دونوں

زانوں ہوکر دونوں ہاتھ سے قرآن مجید پکڑ کرلے کر پوری طرح متوجہ ہوکر پڑھے۔پڑھتے وقت ادھرادھر متوجہ نہ ہو دل ودماغ یکسو ہوکر بڑے ذوق وشوق کے ساتھ قبلہ رخ ہوکر پڑھنا چاہئے۔

☆ قرآن پڑھتے وقت پالتھی مارکراور ٹیک لگا کر نہ بیٹھے،اس میں وہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے جوایک شاگرد رشیداپنے استاد کے سامنے بیٹھنے میں اختیار کرتا ہے،بہتر ہے کہ تلاوت مسجد میں کی جائے۔پڑھتے وقت ٹھہر ٹھہر کر اطمینان کے ساتھ پڑھے۔

☆ تلاوت کے وقت بہت عاجزی اور انکساری کی صورت اختیار کریں اوراپنے دل ہر رونے کی کیفیت طاری کرے اگر رونا نہ آئے تو رونے کی سی شکل بنالیں۔معنی کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

☆ آیتوں کے حقوق کی رعایت کرے یعنی رحمت کی آیت پر رحمت اور مغفرت کی دعا کرے اور وعید اور عذاب کی آیت پر اس سے پناہ مانگے۔سجدہ کی آیت پڑھنے پر سجدہ تلاوت کرنا چاہیے۔

☆ تلاوت شروع کرتے وقت پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے ،پھر ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ پڑھے۔

☆ قرآن پڑھتے وقت پہلے صاف ستھرا لباس پہن کرعطر لگا کرمعتدل آواز سے پڑھنا چاہئے،پڑھتے وقت اتنی آواز نہ بلند کریں کہ

لوگوں کو تکلیف ہو، نہ آواز بہت پست کریں،میانہ روی اختیار کریں۔اچھی آواز کے ساتھ پڑھے۔اچھی آواز قرآن کے حسن کو دوبالا کرتی ہے،اس لئے اچھی اور خوبصورت آواز کے ساتھ پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

☆ قرآن کے اوپر کوئی بھی دوسری کتاب نہ رکھیں،قرآن سب سے اوپر رکھیں۔قرآن کو لے جاتے وقت اپنے سینے سے لگا کرلے جائیں۔

☆ قرآن پڑھتے وقت نیت صرف اللہ کے لئے ہو نہ کہ دوسروں کو دکھانے کے لئے یا دوسروں کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے نہ ہو،پڑھنے میں زیادہ غلو نہ کریں بعض حضرات مخارج کو نکالنے میں بہت غلو کرتے ہیں،یہ شریعت کے خلاف ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

☆ قرآن پڑھتے وقت سلام نہ کریں اور اگر کوئی سلام کریں تو جواب دینا ضروری نہیں ہے۔قرآن کو زمین پر نہ رکھے یا زمین پر رکھ کر نہ پڑھے،ایسا کرنے سے آدمی اللہ کے عذاب کا مستحق ہوجاتا ہے،پھر وہ دنیا وآخرت دونوں میں ذلت اور خسارے میں رہے گا۔

☆ قرآن کا ختم بہتر ہے کہ نماز کے اندر ہو،اگر نماز کی حالت میں نہ ہوسکے تو روزے کی حالت میں ہو،اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو شروع دن میں کرنا چاہیے،اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو رات کے شروع حصہ میں کرنا چاہیے۔

قرآن پاک ختم کرتے وقت جب قل اعوذ برب الناس پڑھے تو اس کے ساتھ سورہ بقرہ شروع کر کے واولئک ھم المفلحون تک پڑھنا چاہیے، اور اس کے بعد دعا کرنا چاہیے اس وقت کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے، اللہ کی رحمت بارش کی طرح برستی ہے، ملائکہ رحمت کا نزول ہوتا ہے، اس لئے خاص طور پر دعا خوب مانگنا چاہیے۔

رات کے آداب

اللہ تعالی کے بے پناہ احسانات میں سے ایک بڑا احسان و انعام رات کی نعمت ہے۔ اللہ تعالی نے پوری مخلوقات کو آرام و راحت حاصل کرنے کے لئے رات کی نعمت عطا فرمائی۔ تاکہ دن کا تھکا ماندہ جو اپنی معاش کے حصول میں دوڑ دھوپ کر کے تھکا ماندہ گھر لوٹتا ہے وہ رات میں اطمینان کا سانس لے اور پوری تھکاوٹ کو اس رات کی راحت و آرام کے ذریعہ ختم کرے۔ اس کے ساتھ اللہ تعالی نے مزید انعام یہ کیا کہ نیند کی نعمت سے بھی سرفراز کیا، یہ بھی اللہ تعالی کا بڑا انعام ہے۔ اس لئے آدمی جب تھک جاتا ہے تو ایک رات کی نیند سے پوری تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ اسی رات کو صحیح طور پر گزارنے کے لئے شریعت نے چند آداب بتائے ہیں، تاکہ رات کے وہ مقاصد حاصل ہو جائیں جس مقصد کے لئے اللہ تعالی نے رات بنائی ہے۔ اگر آدمی ان آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے رات گزارے گا تو

یقینی طور پر رات اس کے لئے باعث رحمت و برکت و آرام و راحت ہوگی، ورنہ اس رات سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ یہاں پر چند آداب ذکر کر رہے ہیں۔

☆ جب رات کا اندھیرا ہو جائے تو بچوں کو گھر میں بلائیں اور اس وقت باہر کھیلنے سے منع کریں۔ اس وقت شیاطین زمین میں پھیل جاتے ہیں۔ مغرب کی آذان سے تقریبا آدھا یا پون گھنٹہ پہلے سے ہی گھر میں آجانا ہے خصوصا بچوں اور عورتوں کو اس پر سختی کے ساتھ عمل کرنا ہے، اسلئے کہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں جو بچوں اور عورتوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

☆ پوری رات میں بچوں اور عورتوں کو باہر گھومنے نہ دینا چاہیے۔ اسی طرح رات میں جنگل و بیاباں، سمندر، ندی، تالاب، بڑے بڑے درختوں کے پاس نہ جانا چاہیے ایسی جگہوں پر شیاطین وغیرہ ہوتے ہیں جو انسانوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

☆ اگر رات میں شدید ضرورت سے بچوں کو باہر لے جانا ہو تو پورے بدن کو ڈھانپ کر لے جانا چاہیے۔ جب رات ہو جائے تو رات کے وقت کی دعا پڑھنی چاہیے۔

☆ عشاء کی نماز سے پہلے سونے سے پرہیز کریں۔ رات کا کھانا جلدی

کھانا چاہیے اسلئے کہ سونے سے پہلے ہضم ہوجائے، یہ ہراعتبار سے مفید ہے۔رات کے کھانے کے بعد تھوڑی دیر چہل قدمی کرنا چاہیے، یہ صحت کے لئے مفید ہے۔

☆ رات ہوتے ہی روشنی ضرور کیجئے۔بغیر روشنی کے مت رہیں۔رات میں جلد سونے کی عادت ڈالیں تاکہ تہجد اور فجر کی جماعت نہ فوت ہو۔تہجد کی بھی عادت ڈالیں۔عشاء کے بعد بلاضرورت بیکار گپ شپ سے پرہیز کریں، یہ ہراعتبار سے نقصاندہ ہے۔رات میں جاگنا صحت کو نقصان پہنچاتا ہے۔

☆ سوتے وقت بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کرنے کا خیال رکھیں۔کھانے پینے کے برتن ڈھانک دیجئے۔چراغ اور لالٹین وغیرہ بجھادیجئے۔اگر آگ جل رہی ہوتو اس کو بھی بجھادیجئے۔

☆ سوتے وقت اپنے قریب پینے کا پانی، گلاس، لوٹا، لاٹھی، روشنی کے لئے ماچس یا ٹارچ، مسواک اور تولیہ ضرور رکھیں۔

☆ بغیر شدید ضرورت کے رات میں سفر کرنے سے پرہیز کریں۔رات کے وقت گھر، مسجد یا کمرے میں اکیلا نہ سونا چاہیے ، اس سے نقصان ہوسکتا ہے۔اسی طرح چھوٹے بچوں کو بھی کمرے میں تنہا نہ چھوڑنا چاہیے، یہ بھی بہت نقصان کا باعث ہوسکتا ہے۔دھیمی روشنی میں نہ پڑھنا چاہیے اس سے

آنکھوں کو نقصان ہوگا۔سوتے ہوئے نہ پڑھنا چاہیے، اس سے آنکھوں کی بینائی کمزور ہوتی ہے۔

☆ رات کی جو دعائیں حدیث میں وارد ہوئی ہیں اس کا اہتمام کرنا چاہیے، اس لئے ان دعاوں پر عمل کرنے سے آدمی ہرقسم کے شرور وآفات سے محفوظ رہتا ہے، ان سب دعاوں کو مغرب کے بعد پڑھنا چاہیے، موقعہ نہ ملنے پر سونے سے پہلے ضرور پڑھنا چاہیے۔

☆ سونے پہلے سورہ واقعہ اور سورہ ملک پڑھنا نہ بھولیں۔

☆ دن کے وقت دھوپ میں پھیلائے ہوئے کپڑے رات شروع ہونے سے پہلے ہی سمیٹ لینا چاہیے، پوری رات آسمان کے نیچے پھیلائے نہ رکھے، اس سے غلط اثرات کا اندیشہ رہتا ہے۔

☆ استعمال شدہ برتن جس کی صفائی نہ ہوئی ہو وہ رات میں بند کر کے رکھا جائے، بغیر بند کئے ہوئے پوری رات کھلا رکھنا اچھا نہیں ہے، تہذیب اور وقار کے خلاف ہے۔

☆ رات میں کھلے آسمان کے نیچے مت سوئیے یہ صحت کے لئے نقصاندہ ہے۔ہرقسم کے برے اثرات کا خطرہ رہتا ہے۔اسی طرح ایسی جگہ پر بھی مت سوئیں جہاں پر بہت ٹھنڈی ہوائیں آتی ہو، یہ بھی صحت کے لئے بہت خطرناک ہے۔

میاں بیوی کے آداب

اسلام جس اعلی تہذیب وتمدن کا داعی اورعلمبردار ہے وہ اسی وقت وجود میں آسکتا ہے، جب ہم ایک پاکیزہ معاشرہ تعمیر کرنے میں کامیاب ہوں اور پاکیزہ معاشرے کی تعمیر کے لئے ضروری ہے کہ خاندانی نظام کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور کامیاب بنائیں، خاندانی زندگی کا آغاز شوہر اور بیوی کے پاکیزہ ازدواجی تعلق سے ہوتا ہے اور اس تعلق کی خوشگواری اور استواری اسی وقت ممکن ہے جب شوہر اور بیوی دونوں ازدواجی زندگی کے آداب وفرائض سے بخوبی واقف بھی ہوں، اور وہ ان آداب کے مطابق اپنی ازدواجی زندگی گزاریں تو یہ ازدواجی زندگی سکون وراحت کے ساتھ گزرے گی، ورنہ یہ زندگی مصیبت اور پریشانی ثابت ہوگی ذیل میں ہم چند بیوی کے آداب ذکر کر رہے ہیں۔

☆ پہلی رات سے ہی اپنے نرمی اور محبت کا مظاہرہ کریں، اور ہر قسم کی سختی اور دور کرنے والی باتوں سے پرہیز کریں، اگر پہلی ہی رات میں اپنی سختی کے مظاہرہ کریں گے تو بیوی بدظن ہوجائے گی، اس لئے ابتداء میں پیار ومحبت کا معاملہ رکھیں، اگر کوئی غلط کام دیکھیں تو محبت سے سمجھائیں۔

☆ پہلی ہی رات میں محبت اور پیار کے جوش میں اپنے تمام رازوں کو نہ

بتائیں، اس سے فائدے کے بجائے نقصان ہوتا ہے۔

☆ بیوی کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کریں، اس کے حقوق کو بڑے ہی کشادہ دلی سے ادا کریں، ہر معاملے میں احسان اور ایثار کی روش اختیار کریں۔

☆ اپنی بیوی کو باندی یا نوکرنی نہ سمجھے، بلکہ اپنی شریک حیات سمجھ کر ہمدردی کے مظاہرے کریں، اس کے درد کو اپنا درد سمجھے، اس کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھے۔

☆ اگر وہ بیمار ہوجائے تو آپ بے چین ہوجائے اور اس کی صحت کا ہر طرح سے خیال رکھنے میں کسی طرح کی کوئی کسر نہ چھوڑیں، اس سے بیوی کے دل میں آپ کی محبت اور عظمت بیٹھ جائے گی، ورنہ بیوی آپ سے دور ہوگی۔

☆ بیوی کو دینی معلومات اور احکام سکھائے، وقتا فوقتا اچھے نصائح کرتے رہے، اپنے مزاج سے آگاہ کرے۔

☆ اگر وہ کوئی جائز چیز کا مطالبہ کریں تو حتی الامکان اور حتی الوسع اس کو فراہم کرنے کی کوشش کریں، اگر وسعت نہ ہو تو محبت اور پیار سے سمجھائے، ضرورت پڑھنے پر اپنی تھوڑی سی ناراضگی اور غصہ کا اظہار کرنا چاہیے۔

☆ ہمیشہ بیوی کو اس کے مقام پر ہی رکھے، اس کو اس کے مقام سے اوپر نہ رکھے اس سے بیوی آپ پر سوار ہوگی اور آپ اس وقت کچھ نہ کر پائیں گے۔

☆ اپنے ذاتی رازوں کو نہ بتائیں، اور اپنی معاشی حالت کو بھی نہ بتائیں۔

شوہر کے آداب

☆ شوہر کا احترام اور اس کی عظمت کرنا بیوی پر لازم ہے، اس لئے بیوی کو اپنے شوہر کا حد درجہ احترام کرنا چاہیے، شوہر کا نام نہ لے یہ بھی عظمت اور احترام میں داخل ہے، بعض نادان اور بدتمیز عورتیں اپنے شوہروں کا نام لیتی ہیں، اس لئے اپنے شوہر کا نام نہ لے۔

☆ نہایت ہی خوش دلی کے ساتھ اپنے شوہر کی اطاعت کرے، اس کو کبھی ناراض نہ کیجئے۔

☆ اس کے مال کی حفاظت کرنا بیوی پر لازمی ہے، اس لئے اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں اس کے مال کی حفاظت کرے۔

☆ اگر شوہر کسی معاملہ میں پریشان ہو تو اس کی پریشانی میں شریک ہوجائے۔

☆ اپنی آبرو اور عصمت کی حفاظت کرے، اور بستروں پر کسی کو آنے نہ دے۔

☆ اس کی مرضی کے بغیر گھر سے نہ نکلے، اگر ایسی صورت پیش آئے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر نکلنا پڑے تو فوراً شوہر کو مطلع کردے۔

☆ جب شوہر موجود ہو تو خاص طور پر اپنے جسم کی صفائی اور ستھرائی کا مکمل خیال رکھا جائے، تاکہ شوہر دیکھ کر خوش ہوجائے، ورنہ بسا اوقات بغیر صفائی اور ستھرائی کئے بغیر شوہر کے پاس جانے سے شوہر کے دل میں کراہیت اور نفرت پیدا ہوجاتی ہے اس لئے اس کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔

سلام کے آداب

☆ جب کسی بھی مسلمان بھائی سے ملاقات ہو تو اس سے اپنے تعلق اور مسرت کا اظہار کرنے کے لئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیے۔

☆ ہمیشہ سلام کرتے وقت اسلامی طریقے پر سلام کیجئے، اسلامی طریقے کو چھوڑ کر سوسائٹی کے رائج کئے ہوئے الفاظ و انداز اختیار نہ کریں۔ چھوٹا بڑے کو سلام کرے، سوار بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، کم آدمی زیادہ آدمی کو سلام کریں۔ سوار پیدل کو سلام کرے، مخصوص افراد کو سلام نہ کرے یا نام لے کر سلام نہ کرے، مطلقاً سلام کرے۔

☆ جہاں پر آدمی سو رہے ہوں وہاں پر آہستہ آواز سے سلام کرے تاکہ سونے والے کو تکلیف نہ ہو۔ بات چیت کرنے سے پہلے ہی سلام

کرے۔

ان حالات میں سلام کرنے سے پرہیز کرے۔

☆ جب لوگ قرآن وحدیث پڑھنے یا پڑھانے یا سننے میں مصروف ہو۔

☆ جب کوئی خطبہ دینے یا سننے میں مصروف ہو۔

☆ جب کوئی آذان یا تکبیر کہہ رہا ہو۔

☆ جب مجلس میں کسی دینی موضوع پر گفتگو ہو رہی ہو یا کوئی کسی کو دینی احکام سمجھا رہا ہو۔

☆ جب استاذ پڑھانے میں مشغول ہو۔

☆ جب کوئی قضائے حاجت کے لئے بیٹھا ہو۔

☆ جب کوئی وضو کر رہا ہو۔

اسی طرح ان حالات میں بھی نہ صرف سلام کرنے سے پرہیز کرے بلکہ اپنی بے تعلقی اور روحانی اذیت کا اظہار بھی کرے۔

☆ جب کوئی فسق وفجور اور خلاف شرع لہولعب اور عیش وطرب میں مبتلا ہوکر دین کی توہین کر رہا ہو۔

☆ جب کوئی گالی گلوچ، بے ہودہ بکواس، جھوٹی سچی غیر سنجیدہ باتیں اور فحش مذاق کر کے دین کو بدنام کر رہا ہو۔

☆ جب کوئی خلاف دین وشرع افکار ونظریات کی تبلیغ کر رہا ہو اور لوگوں کو دین سے برگشتہ کرنے اور بدعت و بے دینی اختیار کرنے پر ابھار رہا ہو۔

☆ جب کوئی دینی عقائد وشعائر کی بے حرمتی کر رہا ہو اور شریعت کے اصول واحکام کا مذاق اڑا کر اپنی اندرونی خباثت کا ثبوت دے رہا ہو۔

☆ مسلمان کے علاوہ کسی بھی مذہب کے ماننے والوں کو سلام نہ کرے۔

☆ ہاتھوں سے سلام نہ کرے کیونکہ یہ غیروں کا طریقہ ہے۔

☆ اسی طرح اشارہ سے سلام نہ کرے۔

عیادت کے آداب

مریض کی عیادت کرنا ایک مسلمان کا حق ہے۔ مریض کی عیادت کرتے وقت اس کے سرہانے بیٹھ کر اس کے سر یا بدن پر ہاتھ پھیرے اور تسلی وتشفی بخش کلمات کہے تاکہ اس کا ذہن آخرت کے اجر وثواب کی طرف متوجہ ہو اور بے صبری اور شکوہ و شکایت کا کوئی کلمہ اس کی زبان پر نہ آئے۔ اس کے پاس بیٹھ کر اس کی طبیعت کا حال پوچھے اور اسکے لئے صحت کی دعا کریں۔

☆ مریض کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھے اور نہ شور وشغب کرے۔ ہاں اگر کوئی بے تکلف دوست ہو اور آپ کے بیٹھنے سے وہ خوش ہوتا ہو وہ خود

کہےتو زیادہ دیر بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

☆ مریض کے متعلقین سے بھی اس کا حال پوچھےاور ہمدردی کا اظہار کرے۔اورکوئی خدمت کرسکتے ہوں تو خدمت کرے یا خدمت کی فرمائش کرے۔

☆ مریض کے گھر عیادت کے لئے پہنچے تو ادھرادھراس کے گھر میں نگاہ نہ دوڑائے تا کہ گھر کی خواتین پرنگاہ نہ پڑے اور وہ بھی کہیں غلط تاثر نہ لے۔

☆ مریض سے اپنے لئے دعا کی درخواست کریں اس لئے کہ مریض کی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔

نکاح کے آداب

نکاح ایک ایسا عظیم الشان عقد ہے جس کے ذریعہ ایک نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ازدواجی زندگی میں انسان قدم رکھتا ہے۔

نکاح شوال مہینے میں اور دن کے شروع حصہ میں کرنا چاہیے، اس لئے کہ دن کے شروع حصے میں اللہ تعالی نے برکت رکھی ہے۔

☆ ہر مہتم بالشان کام یا عقد یا کوئی اہم معاملہ جو زندگی میں بڑی اہمیت رکھتا ہو یا زندگی میں اس کے اثرات مرتب ہوتے ہوں، مثلا نکاح، مکان کی سنگ بنیاد یا افتتاح، یا کوئی بھی عظیم الشان تاریخی پروگرام جس کی انسانی

زندگی اور تاریخ میں اہمیت ہو وغیرہ تمام کاموں کی ابتداء یا آغاز دن کے شروع میں کرنا چاہیے یا رات کے شروع میں کرنا چاہیے۔لیکن دن اور رات کے آخیری حصہ میں ہرگز نہ شروع کرنا چاہیے۔ یہ منشاء نبوی، طبی، تجربات اور واقعات ہر اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔

☆ایک ہی وقت میں تین یا چار بھائیوں یا رشتہ داروں کا نکاح نہ کرے اس سے نظر بد لگ جاتی ہے جس سے جسم کو نقصان ہوسکتا ہے۔

☆ نکاح بلند آواز اور بڑے مجمع میں کرنا چاہیے۔نکاح کے وقت باوضو ہونا چاہیے، بہتر یہ ہے کہ دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ سے دعا مانگنا چاہیے، عطر اور نیا عمدہ لباس پہننا چاہیے۔

☆ نکاح مسجد میں جمعہ کے دن کرنا چاہیے۔نکاح کے بعد دلہا کو مبارکباد دے، نکاح کے بعد حسب استطاعت تواضع کا انتظام کرنا چاہیے۔

جماع کے آداب

جماع ایک ایسا عمل ہے جو تمام مخلوقات میں پایا جاتا ہے۔اس کے ذریعہ تمام مخلوقات اپنی خوائشات پوری کرتی ہیں۔شریعت نے اس کے لئے چند آداب بتلائے ہیں تا کہ باقی تمام مخلوقات سے امتیاز اور فرق ہو جائے اور انسان اس عمل کو بڑے مہذب انداز سے انجام دے۔

☆ جماع کرنے سے پہلے وضو کریں اور دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کے

ساتھ شروع کریں اور اس عمل کو انجام دیتے وقت مکمل برہنہ (ننگا) نہ ہو بلکہ جسم پر ایک چادر اوڑھ دے، اور پہلے نرم اور خوشی اور شہوت کو بڑھ کانے والی باتیں کریں، بوسا دے اور شہوت کو جلد ابھارنے والے اعضاء مثلا پستان کے نوک، ران، وغیرہ کو پکڑ کر خوب شہوت کو ابھارے اس طور پر کے وہ مکمل جماع کے لئے تیار ہوجائے، پھر اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرے۔

☆ جماع رات کے شروع حصہ میں نہ کریں بلکہ آدھی رات گزرنے کے بعد انجام دیں، بہتر یہ ہے رات کے کم از کم ایک بجے کے بعد فجر کی نماز سے تقریبا دو تین گھنٹے سے پہلے انجام دیں، یہ وقت ہر اعتبار سے بہتر ہے۔

☆ جماع کرتے وقت پیٹ بلکل خالی نہ ہو یا بلکل بھرا ہوا نہ ہو، اس سے شوگر وغیرہ کی بیماری لاحق ہونے کا خطرہ ہے، اسی طرح قبلہ رخ ہو کر نہ کریں، اسی طرح اس دوران زیادہ باتیں نہ کریں اس سے اولاد کے گونگا ہونے کا خطرہ ہے اور لکنت پیدا ہونے کا خطرہ ہے، اسی طرح قرآن مجید کے اوپر کوئی چادر ڈالدے یا چھپا دے۔

☆ احتلام کے ذریعہ ناپاکی کی حالت میں جماع نہ کریں۔ سورج نکلنے اور چھپنے کے وقت بھی مباشرت نہ کریں ورنہ ان صورتوں میں اولاد پاگل دوانی پیدا ہوگی۔

☆ جمعہ کی رات میں اور پیر کی رات میں خاص طور پر جماع کرنا اچھا ہے، حدیث میں بھی اس کی تائید معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ صلحاء اور انبیاء وغیرہ کی سنت رہی ہے۔

☆ چاند رات، پندرھویں رات، مہینہ کی آخری رات میں جماع نہ کریں۔ یعنی پہلی، درمیانی، آخری رات میں جماع نہ کریں کیونکہ ان راتوں میں شیطان کی حاضری ہوتی ہے اور اس سے نقصان کا اندیشہ ہے، اسی طرح جماع صرف ہفتہ میں دو یا زیادہ سے زیادہ تین بار کرنا چاہئے اس سے زیادہ کرنے پر جسم کو نقصان کا اندیشہ ہے۔

☆ عید کی رات اور پھل والے درخت کے نیچے اور کھڑے ہو کر مباشرت نہ کرے اس سے اولاد بے خوف، شریر، فسادی پیدا ہوتی ہے اسی طرح کھلے آسمان کے نیچے بھی مباشرت نہ کرنا چاہیے۔ چاند گرہن اور سورج گرہن اور آندھی آتے وقت اور شروع رات میں اور جب معدہ غذا سے پر یا خالی ہو ان حالتوں میں جماع کرنے سے اولاد کم عقل یا بے عقل پیدا ہوتی ہے۔

☆ مباشرت کرنے کے بعد دوبارہ مباشرت کی خواہش ہو تو پہلے اپنے شرمگاہ کو دھولے اور وضو کر کے دوبارہ جماع کرنا چاہے اس سے طبیعت میں نشاط پیدا ہوتا ہے۔ جماع کے دوران (یا کسی بھی وقت) ایک دوسرے کی

شرمگاہ کو بلا شدید ضرورت کے نہ دیکھے اس سے اولاد کے اندھا پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور خود کو بھی نقصان ہوتا ہے۔

☆ ماہواری، نفاس (حیض) کی حالت میں مباشرت نہ کرے یہ دینی اور دنیاوی اعتبار سے تباہ کن اور حرام ہے۔ اسی طرح پچھلی شرمگاہ سے اپنے خواہش پوری نہ کرے اس لئے کہ یہ بھی جسم اور دین دونوں اعتبار سے تباکن ہے۔

☆ جماع کرتے وقت خوشبو لگائیں، جماع کے وقت بچہ کو کمرے سے باہر کرنا چائیں یا کم ازکم اس کو دور رکھنا چاہیں، یا وہ سو رہا ہو تو کچھ حرج نہیں، بچے کے جاگنے کی حالت میں ہمبستری نہیں کرنا چاہئے۔

☆ مباشرت کے فورا بعد ٹھنڈا پانی یا کوئی ٹھنڈی چیز استعمال نہ کرے، اس لئے کہ تمام بدن گرم رہتا ہے۔ اس سے فالج، لقوہ وغیرہ جیسی بیماری کا لاحق ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔ مباشرت کے فورا بعد پیشاب کر لینا چاہئیں۔

☆ ان حالتوں میں مباشرت نہ کرنا چاہئے۔ جس وقت پیٹ بھرا ہو
☆ شروع رات میں ☆ خالی پیٹ پر نہ کرے ☆ ہیضہ اور بدہضمی کے
وقت ☆ رنج اور غم کے وقت ☆ شرم وحیا کے وقت ☆ تیز بخار کے
وقت ☆ زیادہ محنت کے بعد مباشرت نہ کرے ☆ نیند کی حالت میں ☆ قے اور دستوں کے بعد ☆ کھٹائی کھانے کے بعد ☆ سوکر اٹھنے کے فورا

بعد ☆ حاملہ عورت سے جب کہ مکمل حمل ٹھہر جائے ☆ جس وقت بدن بہت ٹھنڈا ہو اس وقت جماع نہیں کرنا چاہئے ☆ بلا اجازت بیوی کی مرضی کے زبردستی جماع نہ کرے ☆ مستی اور خمار میں میں بھی جماع نہ کرے ☆ سورج کے سامنے اور دن میں جماع نہ کرے ☆ بیٹھ کر جماع نہ کرے ☆ کروٹ کی طرف نہ کرے ☆ غصہ کی حالت میں ☆ بیس سال سے پہلے مباشرت نہ کرے ☆ ان تمام حالتوں میں جماع کرنے سے جسمانی طور پر نقصان پہنچنے کا اندیشے ہے اس لئے بہتر یہ ہے ان حالتوں میں جماع نہ کرے۔ واللہ اعلم

☆ جماع کے وقت ان باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔ جماع کے وقت منھ دھو کر مکمل صفائی کے بعد شروع کریں اس لئے کہ زوجین کو کراہت نہ ہو ،بہتر ہے خوشبو خوب لگائیں، مباشرت کرتے وقت دل و دماغ سکون اور راحت سے ہوں، کسی قسم کا بڑا صدمہ، گھبراہٹ، بے چینی، تھکان نہ ہوں ، جماع کرتے وقت دل و دماغ بلکل صاف ہو کسی قسم کے گندے خیالات نہ لائیں بلکہ پورے طور پر متوجہ ہوں، جماع کرتے وقت بستر پر کوئی دوسرا کپڑا ڈال دیں۔ جماع کے بعد فورا پیشاب کریں اور عضو کو مکمل دھو دیں اور تھوڑی دیر آرام کریں۔ جماع کرنے کے بعد پوری رات بغیر غسل کئے نہ سوئے، بلکہ ایک آدھ گھنٹے کے بعد جلد غسل کریں۔

☆ جماع کم روشنی میں کی جائے اور مکمل حجاب کے ساتھ ہو۔ ان سب

باتوں کوملحوظ رکھ کر اگر جماع کیا جائے تو بہت ساری بیماریوں اور نقصانات سے بچ سکیں گے، ورنہ بسا اوقات معمولی بے احتیاطی سے بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

لباس کے آداب

اللہ تعالی نے انسان کے لئے اپنے جسم کو چھپانے کے لئے لباس جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی ہے، یہ اللہ تعالی کا بڑا شکر ہے، انسان کے علاوہ باقی تمام مخلوق اس نعمت سے محروم ہیں، یہ صرف انسان کے لئے خاص ہے، اس کے ذریعہ سے انسان اپنی شرمگاہ کو چھپاتا ہے اور اس سے زینت اختیار کرتا ہے اور معاشرے میں ایک مہذب انسان بننے کے لئے اس کے ذریعہ جمال حاصل کرتا ہے، شریعت نے لباس کے چند آداب اختیار کرنے پر زور دیا ہے تاکہ تمام شرور وفتن کے دروازے بند ہوجائیں، یہاں پر چند آداب ذکر کئے جارہے ہیں جس سے اندازہ ہوگا کہ انسان اگران آداب کے تحت لباس کو اختیار کرے تو شرعی لباس کا مقصد پورا ہوجائے گا اور انسان تمام داخلی وخارجی شرور وفتن سے محفوظ رہے گا۔

☆ نیا یا پرانا لباس پہنتے وقت پہلے اللہ تعالی کی تعریف کرے اور جو دعا حدیث میں وارد ہوئی ہے اس کو پڑھے، پہننے سے پہلے لباس اور جوتے کو تین مرتبہ جھاڑ دے، داہنا ہاتھ سے پہننا شروع کرے۔ لباس کا ہاتھ ہتھیلی

تک ہونا چاہئے۔ جوتا کھڑے ہوکر نہ پہنے۔

☆ نیا لباس پہننے کے بعد اگر لباس زیادہ ہو تو پرانا لباس غرباء اور مساکین کو صدقہ کردے، کیونکہ حضرت نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نیا لباس پہننے کے بعد پرانا جوڑا غریب ومساکین کو صدقہ کردے وہ اپنی موت وحیات کے ہر حال میں اللہ تعالی کی ذمہ داری اور پناہ میں آگیا۔ (ابن کثیر عن مسند احمد بہ حوالہ معارف القرآن ج۳/۵۳۵)

☆ ایسا لباس ہرگز استعمال نہ کیا جائے جس سے تکبر اور غرور ٹپکتا ہو، کیوں کہ کسی انسان کو تکبر اور غرور زیبا نہیں ہے۔

☆ لباس اختیار کرنے میں تنعم اور اسراف سے اجتناب کریں، اس لئے کہ لباس کا مقصد جسم پوشی ہے۔ لباس اپنی وسعت کے مطابق پہنے یعنی جتنی وسعت ہو اتنا اچھا لباس پہنے۔ لباس صاف ستھرا رکھے۔

☆ دشمنان اسلام یہود ونصاری اور کفار ومشرکین کے لباس سے کلی طور پر اجتناب کرنا چاہئے۔ ریشمی لباس مرد نہ پہنے یہ عورتوں کا لباس ہے۔ ایک جوتا نہ پہنے۔

☆ تہہ بند (لنگی) یا اس کی جگہ استعمال ہونے والا کوئی بھی لباس (پائجامہ وغیرہ) نصف پنڈلی تک ہو یا کم از کم ٹخنوں سے اوپر ہو۔

☆ سفید لباس زیادہ پہننے کی عادت ڈالنی چاہئے اس لئے کہ سفید پہننے کی

بہت تاکید آئی ہے اور یہ رنگ اللہ ورسول کو بہت محبوب ہے۔اس کے علاوہ خالص سرخ یا زرد یا نقش ونگار والے کپڑے مردوں کے لئے مناسب نہیں ہیں،اس لئے کہ یہ منشاءِ نبوی کے خلاف ہے۔

☆ مرد کو عورت اور عورت کو مرد کا لباس استعمال نہیں کرنا چاہئے،کیوں کہ ایسا کرنے والا نبی کی بددعا کا مستحق ہوگا۔

☆ ایسا لباس جو جسم اور بدن سے چپکا ہوا ہو اور بہت زیادہ چست ہو اور جس سے بدن کی ساخت نظر آتی ہو،یا ایسا باریک لباس جس سے بدن صاف نظر آتا ہو یا بدن کی ساخت نظر آتی ہو مرد عورت دونوں (بالخصوص عورت) کے لئے سخت منع ہے۔

☆ کپڑا بہت دنوں تک بغیر دھوئے نہ رکھے اور بغیر لپیٹے بھی نہ رکھے،ترتیب سے رکھا جائے،اسی طرح دھونے کے بعد بھی کپڑا لپیٹ کر ترتیب سے رکھا جائے ورنہ وسوسے وغیرہ کا اندیشہ ہے۔اسی طرح کپڑے سے منھ ہاتھ نہ پوچھیں اس سے نقصان کا اندیشہ ہے۔

☆ ایک جوتا پہن کر نہ چلے،اگر پہنے تو دونوں پہنے یا دونوں اتار دے۔اسی طرح تسمہ ٹوٹا ہوا جوتا یا چپل بھی نہ پہنے یہ تہذیب اور شرافت کے خلاف ہے۔

☆ کرتہ یا جبہ کو پائجامہ یا لنگی کے اوپر چھوڑ دے اس کو پینٹ یا پائجامہ کے اندر نہ ڈالے،یعنی انشٹ نہ کرے یہ غیروں کی مشابہت ہے،اس سے بہت ہی پرہیز کرنا

چاہیے۔

☆ کپڑا ہر دن میں بدلنا چاہیے،زیادہ سے زیادہ دو دن تک پہنے اس سے زیادہ پہننا اچھا نہیں ہے،صفائی اور ستھرائی کا خاص طور پر خیال رکھا جائے،بہت دنوں تک پہنے رکھنا تہذیب اور وقار کے خلاف ہے اور آدمی دوسروں کی نگاہ میں گر جاتا ہے۔

دعا کے آداب

دعا مانگنے سے پہلے کوئی نیک کام کرے مثلاً صدقہ دے،یا نماز پڑھے۔ناپاکی،نجاست اور غلاظت سے پاک ہونا اور میل کچیل سے صاف وستھرا ہونا چاہیے۔

☆ وضو کرنا،قبلہ کی طرف رخ کرنا،دعا مانگنے کیلئے دوزانوں بیٹھنا،دعا مانگنے سے پہلے اور بعد میں اللہ تعالی کی حمد کرنا چاہیے۔

☆ دعا سے پہلے اللہ کی حمد کے ساتھ درود شریف پڑھنا،دونوں ہاتھ پھیلا کر مانگنا،سائل کی طرح دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر مانگنا چاہیے۔

☆ دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھانا،دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا،دعا کے وقت اللہ کے شایان شان قولاً وعملاً آداب واحترام کو اختیار کرنا چاہیے۔

☆ دعا کرتے وقت عاجزی وانکساری اختیار کرنا،آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا اور اللہ کے اسمائے حسنی اور اعلی صفات کا واسطہ دے کر مانگنا چاہیے۔

☆ دعا میں بتکلف قافیہ بندی سے پرہیز کرنا چاہیے۔دعا میں بالقصد نغمہ سرائی اور بتکلف خوش الحانی اختیار کرنے سے بہت ہی پرہیز کرنا چاہیے۔دعا میں آواز کو پست رکھنا چاہیے۔

☆ اپنے گناہوں کا اقرار کرنا چاہیے۔اوراس پر نادم ہوکراس کے سامنے بالکل چھوٹا بننا چاہیے۔رونا نہ آئے تو رونے کی شکل اختیار کرنا چاہیے۔

☆ قرآن وحدیث سے جو دعا ثابت ہے اسی کو اختیار کرنا چاہیے،اس میں خوب برکت اور تاثیر ہے۔اپنی طرف سے زبردستی دعا کے الفاظ کو اختیار نہیں کرنا چاہیے۔

☆ پورے یقین کے ساتھ قبولیت کی امید رکھتے ہوئے ،انتہائی شوق ورغبت کے ساتھ دعا مانگنا چاہیے۔دعا مانگتے وقت دل ودماغ کو پوری طور پر حاضر کرتے ہوئے مانگے ،یہ نہیں کہ دعا بظاہر مانگ رہے ہیں لیکن دل و ماغ حاضر نہیں ہیں،کیا دعا مانگ رہے ہیں معلوم نہیں،ایسی دعا قبول نہیں ہوگی بلکہ بے احتیاطی اور بے ادبی کا وبال ہوگا۔

☆ دعا کے الفاظ کو تین بار دہرائیں۔کسی دعا پر اصرار نہ کریں،اور جو خیر ہے اس کو مانگنا چاہیے۔دعا کو سننے والا آمین کہے۔

☆ دعا کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرے۔قبولیت میں جلدی نہ کرے۔

سفر کے آداب

سفر انسانی ضروریات میں سے ہے۔انسان کو اپنی ضرورت کے پورا کرنے کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا پڑتا ہے،کبھی معاش کے سلسلے میں،کبھی کاروبار کے سلسلے میں اس طرح کے بہت سے مقاصد ہوتے ہیں،جن کو حاصل کرنے کے لئے انسان دنیا کے کونے کونے کا سفر کرتا ہے،اس سفر میں بہت سی پریشانی اور تکلیف لاحق ہوتی ہیں،اور بسا وقات یہ سفر آدمی کے لئے راحت اورسکون کا سبب بنتا ہے،اور بسا اوقات یہ سفر آدمی کے لئے جہنم اور مصیبت کا سبب ہوتا ہے،اس لئے ہر سفر کے وقت خاص طور پر جو طویل ہو اپنے اقارب اور خاص جان پہچان کو اطلاع کرنی چاہیے

اوران سے کوئی ناچاکی ہوتو معافی تلافی کر کے ان سے دعا کی درخواست کرنی چاہیے،کیا پتہ یہ سفر آخری ہو پھر دوبارا ملاقات کا موقع نہ ملے،اس سے سفر میں آسانی ہوتی ہے اور برکت کا باعث ہوتا ہے۔

☆ سفر کرنے سے پہلے کچھ صدقہ وغیر کرنا چاہیے،اس سے سفر آسان ہوتا ہے اور سفر کی تمام تکالیف اور ہر قسم کے حادثات سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ سفر کے وقت مسافر کو رخصت کرنا چاہیے،اوراس کے لئے خیر وعافیت کی کوئی دعا دینی چاہیے اور ہو سکے تو اس وقت وہ خاص دعا پڑھنی چاہیے جو دعا رسول اللہ ﷺ فوج کے رخصت کرتے وقت پڑھا کرتے تھے۔**أستودع الله دينكم**

و أمانتكم و خواتيم أعمالكم (ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الرجل یسافر وحدہ)

☆ سفر صبح تڑکے (دن کے شروع) میں کرنا چاہیے، اس میں برکت ہوتی ہے اور اس سے انسان کا وقت ضائع نہیں ہوتا بلکہ پورا دن کام آجاتا ہے اور دھوپ کی شدت اور ہوا کی گرمی سے محفوظ رہتا ہے اور ایک معتد بہ مسافت طے کر کے دوپہر کے وقت آرام کرسکتا ہے۔

☆ سواری پر سوار ہونے کے بعد دعا پڑھنا چاہیے۔ دوران سفر قل یا أیھا الکفرون، اذا جاء نصر اللہ والفتح، قل ھو اللہ احد، قل أعوذ برب الفلق، قل أعوذ برب الناس، ہر سورت کو بسم اللہ کے ساتھ پانچ مرتبہ پڑھا جائے، یہ سفر کی تمام تکلیفوں اور پریشانیوں سے نجات کا بہترین نسخہ ہے، اور آدمی ہر قسم کے برے حالات اور تنگی سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ سفر تنہا نہیں کرنا چاہیے بلکہ کم از کم تین آدمی ساتھ ہونے چاہیے۔ اس سے انسان بہت سے خطرات سے محفوظ رہتا ہے، اور اسباب سفر کی حفاظت و نگرانی میں سہولت ہوتی ہے۔

☆ سفر میں نکلتے وقت اپنے ساتھ کچھ ضروری توشہ ضرور لینا چاہیے تاکہ سفر میں بعض اوقات مناسب چیزیں نہیں دستیاب ہوتی ہیں جس سے آدمی کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

☆ اگر تین آدمی ایک ساتھ سفر کریں تو ان میں ایک کو اپنا امیر مقرر کرنا

چاہیے۔ سفر میں نکلتے وقت سے لے کر واپسی تک گھر والوں سے رابطہ رکھنا چاہیے، اور ان کو وقتاً فوقتاً اطلاع کرنی چاہیے۔

☆ سفر میں اپنی زبان کو ذکر سے تر رکھنا چاہیے، بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر اور نیچے اترتے وقت سبحان اللہ، اور برابر چلتے وقت لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے۔

☆ ،سفر سے واپسی پر پہلے گھر والوں کو اس کی اطلاع کرنی چاہیے، سفر سے آنے کے ساتھ ہی گھر میں داخل نہیں ہونا چاہیے، بلکہ گھر والوں کو تیاری کا تھوڑا موقع دینا چاہیے۔

☆ اگر کوئی معزز یا محبوب شخص سفر سے واپس آئے تو اس کا استقبال کرنا چاہیے۔

☆ جب سفر کی ضرورت پوری ہوجائے تو فوراً واپس آجانا چاہیے، کیونکہ بہرحال سفر تکلیف دہ چیز ہے۔

☆ سفر کرنے سے پہلے سواری کو اچھی طرح تیار رکھنا چاہیے، سفر کے درمیان کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

☆ اگر بالفرض رات میں سفر کی ضرورت پیش آئے تو رات کے شروع حصہ ہی میں سفر کرنا چاہیے اس لئے کہ رات میں زمین لپٹ دی جاتی ہے۔

☆ دوران سفر لایلف قریش کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیے اور یا سبوح یا

قدوس یاغفور یاودود بھی کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیے خاص طور پر جب ہوائی اڈے پہنچنے تو آدمی ظالم حکام کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔

معلم کے آداب

☆ استاد کو چاہیے کہ اپنے تمام شاگردوں کے ساتھ ایکساں معاملہ کرے، اوران کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے، شفقت اور نرمی سے پیش آئے، اگر وہ غلط کام کریں تو نرمی کے ساتھ اس کی اصلاح کی کوشش کریں، سختی کا معاملہ نہ کریں اس سے طالب علم میں غلط اثر پڑتا ہے اور وہ استاد کو اپنا بدخواہ سمجھتا ہے۔

☆ استاد کو برد بار اور حلیم الطبع ہونا چاہیے، ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ نہ کرنا چاہیے، بسا اوقات منکرات کو دیکھ کر نظر انداز کرنا چاہیے۔ استاد کو چاہیے کہ درس تدریس کے وقت نیت صرف اللہ کیلئے ہو دنیا کمانے کی نیت نہ ہو۔

☆ استاد کو چاہیے کہ ہر شاگردوں کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرئے، اگر کسی کے پاس اتنی وسعت نہ ہو کہ وہ تحصیل علم کے ساتھ اپنی ضروریات کو پورا نہیں کرسکتا تو ان شاگردوں کی فکر کریں اور ان کو حتی الوسع خود کفیل کریں، جس سے ان کی پریشانی دور ہو جائے۔

☆ استاد کو چاہیے کہ شاگردوں کی اخلاقی تربیت کی طرف توجہ دیں، ان کو اچھے اچھے واقعات اور علماء کے سوانح سناتے رہے، برے اخلاق کی برائی کو بیان کرتے رہے۔ اگر کسی شاگرد سے کوئی غلطی ہو تو سب کے سامنے سرزنش نہ کریں، بلکہ تنہائی

میں لے جا کر اس کی اصلاح کریں، اس سے بچوں پر اچھا اثر پڑتا ہے، اور وہ استاد کو اپنا ہمدرد سمجھتا ہے۔ ہر لڑکوں پر نگاہ رکھے اور ان کو محنت کے ساتھ پڑھائیں، کسی کو کسی پر فوقیت نہ دئے۔ ہاں اگر کوئی اچھا ہو اخلاق اعلی درجے کے ہوں تو دوسروں کو اس کی پیروی کرنے کے لئے کہے اور اس کی تعریف کریں۔

☆ شاگردوں سے کسی قسم کی تمنا نہ رکھیں۔ ان سے کسی قسم کا غلط برتاؤ نہ کریں، ان کے ساتھ مزاق نہ کریں، ان کے چہرے اور پیٹ پر نہ مارے اور نہ ایسا مار مارے جس سے بدن کو چوٹ آئے یا خون نکلے۔

☆ استاد کو چاہیے کہ اپنے شاگردوں کے سامنے کسی دوسرے استاد کی برائی نہ کرے، اسی طرح علماء، صلحاء، یا دوسرے مکتب فکر یا دوسری تحریک وغیرہ کی برائی اور خلاف بات نہ کرے، اپنے اسباق کے متعلق ہی بات کرے۔

☆ استاد کو چاہیے کہ شاگردوں کی صلاحیت اور سمجھ سے باہر علمی بات نہ کرے، اور سمجھانے میں ان کی صلاحیت کے مطابق تقریر کرے۔ شاگردوں سے ذاتی خدمت نہ لے، اگر بالفرض ذاتی خدمت لینے کی ضرورت ہو تو اس میں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔

☆ استاد کو چاہیے کہ کلاس میں آنے سے پہلے تمام اپنی ذاتی ضروریات سے مکمل فارغ ہو کر آئے، اور پوری طرح دل و دماغ پڑھانے کے لئے فارغ کرے، اس کے علاوہ دوسری ضروریات دل و دماغ میں نہ رہے۔

☆ استاد کو چاہیے کہ اپنے پڑھائے ہوئے اسباق پر خود عمل کرے، اس سے بچوں پر بہت اچھا اثر پڑھتا ہے، اپنے اخلاق کو اچھا بنانے کی فکر کریں۔

طالب علم کے آداب

☆ طالب علم کو چاہیے کہ علم حاصل کرنے میں کوئی فاسد نیت نہ ہو، صرف اللہ کیلئے علم حاصل کرنے کی نیت ہو، دنیا کمانے کی نیت نہ ہو، ڈگری حاصل کرنے کی نیت نہ ہو۔

☆ طالب علم کو چاہیے کہ اپنے اسباق کا روزانہ دور کرتے رہے، اپنی پڑھائی پر مکمل دھیان دے، اور اخلاق کو درست کرنے کی فکر کرے۔

☆ طالب علم کو چاہیے کہ اپنے استاد کا ادب واحترام اپنے اوپر لازم سمجھے۔ دین کی کتابوں کا احترام وعظمت اپنے دل میں بٹھائے، اسی طرح اپنے ساتھیوں کا احترام کرے اور ان میں جو کمزور ہیں اس کو مضبوط کرنے کی کوشش کرے اور اس کا ہر طرح خیال رکھے۔

☆ پڑھنے میں خوب محنت کرے، سستی وکاہلی سے کام نہ لے، سلف صالحین کی کتابوں کا مطالعہ کرتے رہے۔ سبق کی مکمل پابندی کرے، تکرار اور مذاکرہ کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔ علم کے سلسلے میں اس کو حریص بننا چاہیے۔ علم کے لئے تکلیف اور مصیبت پیش آئے تو اس کو برداشت کرکے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

☆ اپنی اصلاح کے لئے کسی شیخ کامل سے تعلق رکھکر اپنی اصلاح کوشش کرنی چاہیے تاکہ ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن بھی آراستہ اور منور ہوجائے۔

جسم کے آداب

جسم اللہ تعالی کی امانت ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے مقصد کے حصول کے لئے یہ جسم عطا فرمایا ہے، اس کی حفاظت کرنا اور اس کو اچھی غذا فراہم کرنا ہماری ذمہ داری ہے، ذیل میں ہم اس کی صحت کو باقی رکھنے کے لئے چند آداب ذکر رہے ہیں جن پر عمل کرکے اس کی حفاظت کرسکتے ہیں۔

☆ جسم کی صحت کو باقی رکھنے کے لئے پہلے پاک وصاف غذا کا ہونا بہت ضروری ہے، اسی کے ساتھ غذا اپنے اوقات کے اندر کھائی جائے، بے ترتیب کھانے سے نقصان ہوتا ہے۔

☆ کھانے پینے (ناشتہ) کا ایک متعین وقت تجویز کریں، اور اسی وقت کے اندر کھائے اس سے صحت ٹھیک رہتی ہے۔ اسی طرح دوپہر کا کھانا اور رات کا کھانا بھی مقرر وقت پر کھائے، اس سے صحت صحیح رہتی ہے۔ ہر وقت منہ ہلاتے رہنے سے پرہیز کیجئے، اس سے معدہ خراب ہوجاتا ہے اور طرح طرح کی بیماریاں لاحق ہوجاتی ہیں۔

☆ دونوں کھانے کے درمیان میں کم از کم تین گھنٹہ کا وقفہ رکھا جائے، پہلا کھانا مکمل ہضم ہونے بعد دوسرا کھانا کھایا جائے اس سے صحت بھی ٹھیک رہے گی۔

☆ بہت کم بھی نہ کھائے اور بہت زیادہ بھی نہ کھائے، درمیان کی راہ ہمیشہ اختیار کی جائے، روزانہ وہی مقدار کھائی جائے تو اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

☆ بہت تیز اور مسالہ دار کھانوں سے پرہیز کرے، اس سے جسم کو بہت نقصان ہوتا ہے، اسی طرح کوئی بھی چیز بالکل کھانا نہ چھوڑے، تھوڑی مقدار سہی ضرور کھانی چاہیے، اس لئے کہ ہر چیز جسم کو مطلوب ہوتی ہے۔

☆ صبح سویرے جسم کو چست اور نشاط پیدا کرنے کے لئے تھوڑی سی ورزش کرنی چاہیے، اور اپنے ہاتھوں سے اپنے جسم کو ہلا کر گرمی پیدا کرنی چاہیے، اس سے جسم میں نشاط پیدا ہوتا ہے، اور خون گرم اور حرکت کرتا ہے۔

☆ ہر دن غسل کرنا بھی صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ خاص طور پر تازہ کنوے کے پانی سے صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے غسل کرنا بہت مفید ہے۔

☆ سگریٹ اور بیڑی وغیرہ جو جسم کو نقصان پہنچاتی ہیں ان تمام چیزوں سے مکمل احتراز ضروری ہے۔

☆ ہمیشہ خوش وخرم، ہشاش بشاش، اور چوق وچوبند رہیے، اس سے صحت اچھی رہتی ہے۔ غم، غصہ، رنج وفکر، حسد، جلن، بدخواہی، تنگ نظری اور دماغی الجھن سے دور رہیے، یہ معدے اور صحت کو بگاڑ دیتی ہے۔

☆ اپنے جسم پر برداشت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالیے، جسمانی قوتوں کو ضائع مت کیجئے۔

☆ اپنے جسم کو مشقت اور تکلیف برداشت کرنے کی عادت ڈالیے، اور ہمیشہ جفاکش اور چشت رہیے۔

☆ ہر وقت آرام طلبی سے پرہیز کیجئے، کچھ وقت اپنے جسم کو کسی کام میں مشغول رکھیے، اس سے صحت اچھی رہتی ہے۔

☆ اپنے جسم کو مضبوط کرنے کی فکر کیجئے تاکہ دوسروں کے کام آسکیں اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرسکیں۔

☆ ایک صحت مند آدمی کیلئے دن میں کم از کم ۶ گھنٹہ آرام کرنا چاہیے۔ سونے میں اعتدال کا خیال رکھیئے نہ اتنا کم سوئیں کہ جسم کو پوری طرح آرام وسکون نہ مل سکے اور اعضاء میں تکان اور شکستگی رہے اور نہ اتنا زیادہ سوئیں کہ سستی اور کاہلی پیدا ہو، رات کو جلد سونے اور صبح کو جلد اٹھنے کی عادت ڈالیے۔ ہر وقت سونا بھی صحت کے لئے مضر ہے۔

☆ ہر دن پانچوں وقت کی نماز باجماعت پڑھنے کی عادت ڈالئے، اس سے ثواب کے ساتھ صحت بھی اچھی رہتی ہے۔ اسی طرح کچھ ذکر وتلاوت بھی کرنے کی عادت ڈالیں۔

☆ صبح سویرے اور عصر کے بعد کچھ تفریح کرنا چاہیے بالخصوص ایسی جگہوں پر جہاں پر ہریالی اور باغات ہوں اس سے صحت پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے، نیز ہریالی اور ہرے بھرے درختوں کو دیکھنے سے آنکھوں کی بینائی تیز ہوتی ہے۔

☆ مغرب کی اذان سے ایک گھنٹہ قبل سے ہی مطالعہ سے فارغ ہونا چاہیے۔

☆ خواتین اپنے گھر کے کام کاج اپنے ہاتھوں سے کریں اور تکلیف برداشت کرنے کی عادت ڈالیں اس سے صحت اچھے رہے گی جسم ہمیشہ چشت اور مضبوط ہوگا، ورنہ جسم ہمیشہ کمزور اور بیمار رہے گا۔

☆ خواتین آرام طلبی، سستی اور عیش وعشرت کی زندگی سے پرہیز کریں، اس سے جسم کی گرمی وقت سے پہلے ہی ختم ہوجائے گی اور جلد بوڑھی ہوجائیں گی۔

☆ ضبط نفس کی عادت ڈالیے۔ اپنے جذبات، خیالات، خواہشات اور شہوات پر پوری طرح قابو رکھیے، اپنے نفس اور دل کو بہلانے، خیالات کو منتشر ہونے اور نگاہ کو آوارہ ہونے سے بچائیں۔ خواہشات کی بے راہ روی اور نظر کی آوارگی سے قلب ودماغ سکون وعافیت سے محروم ہوجاتے ہیں اور ایسے چہرے جوانی کے حسن وجمال، ملاحت وکشش اور مردان صفات سے محروم ہوجاتے ہیں اور وہ زندگی کے ہر میدان میں پست ہمت، پست حوصلہ اور بزدل ثابت ہوتے ہیں پھر وہ کسی کام کے نہیں رہتے۔

☆ ہر قسم کی نشہ آور اور جسم کو نقصان پہنچانے والی چیزوں سے اپنے آپ کو بچایئے ورنہ جسم برباد ہوجائے گا اور گناہ لازم ہوگا۔

☆ ہر کام میں اعتدال اور سادگی کا لحاظ رکھیے، جسمانی محنت میں، دماغی کاوش میں، ازدواجی تعلق میں، کھانے پینے میں، سونے اور آرام کرنے میں، فکرمند رہنے

اور ہنسنے میں تفریح میں، عبادت میں، رفتار اور گفتار میں، غرض ہر چیز میں اعتدال اختیار کیجئے، اس سے کسی وقت پریشانی نہیں ہوتی ہے اور صحت بھی ٹھیک رہتی ہے۔

☆ ہمیشہ سادہ اور تازہ کھانا کھانے کی عادت ڈالیں، زیادہ گرم اور ٹھنڈا کھانا کھانے اور پینے سے پرہیز کیجئے، اس سے صحت بھی ٹھیک رہے گی۔

☆ ایسی غذاؤں کے کھانے کا اہتمام کریں جو جسم کو قوت اور طاقت بخشتی ہو اور جلد ہضم ہوتی ہوں۔ اور ایسی غذاؤں سے پرہیز کریں جو محض لذت طلبی اور عیش وعشرت کے لئے ہو۔

☆ آنکھوں کی حفاظت کا پورا اہتمام کیجئے۔ تیز روشنی سے آنکھیں نہ لڑائیں، سورج کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھیں۔ زیادہ مدھم اور زیادہ تیز روشنی میں نہ پڑھیں، ہمیشہ صاف اور معتدل روشنی میں مطالعہ کیجئے۔ زیادہ جاگنے سے بھی پرہیز کیجئے اس سے جسم کو نقصان ہوگا۔ دھول وغبار سے آنکھوں کو بچائیں۔ ہمیشہ آنکھیں صاف رکھنے کی کوشش کیجئے۔

☆ دانتوں کی صفائی اور حفاظت کیجئے۔ دانتوں کے صاف رکھنے سے فرحت حاصل ہوتا ہے اور ہاضمہ پر اچھا اثر پڑتا ہے، اور دانت مضبوط ہوجاتے ہیں۔ مسواک کی عادت ڈالیں، پان یا تمباکو وغیرہ کی کثرت سے دانتوں کو بہت نقصان ہوجاتا ہے، ان چیزوں سے مکمل پرہیز کیجئے۔ کھانے کے بعد دانتوں کو اچھی

طرح صاف کیجئے۔دانت گندے رہنے سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

☆ بول و براز کی حاجت ہوتو فورا پوری کیجئے ،ان ضرورتوں کو روکنے سے معدے اور دماغ پرنہایت ہی برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

☆ ہرقسم کے غلط کاموں سے دور رہیے،اس سے جسم بھی برباد اور گناہ بھی لازم ہوگا۔

☆ تیز دھوپ میں گھومنے سے پرہیز کریں،خاص طور پر ظہر کے بعد سے عصر کی نماز تک بچوں کوکھیلنے مت دیجئے اس وقت کی دھوپ جسم کو بہت نقصان پہنچاتی ہے۔

☆ طلوع آفتاب کے وقت سے لےکر کم ازکم دوگھنٹہ (دن کے نو بجے) تک کے وقفہ کی دھوپ صحت کے لئے بہت مفید ہوتی ہے،اس دھوپ میں تھوڑی دیر سیر و تفریح کرنا بہت ہی مفید ہے۔

☆ ہروقت برف سے بنی ہوئی چیزوں کومت کھائیں،اور ہمیشہ اس کی عادت مت ڈالیے،اس سے صحت خراب ہوجائے گی اورطرح طرح کی بیماری پیدا ہوگی۔

☆ ختنہ ضرور کرنا چاہیے اس سے صحت پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے،اور یہ ہرقسم کی بڑی چھوٹی بیماریوں سے محفوظ ہونے کا ذریعہ ہے،شریعت نے بھی اس کا حکم دیا ہے اوراس کو شعائر اسلام میں شمار کیا ہے،اسلام میں اس کی بڑی اہمیت ہے، بہر حال یہ ہراعتبار سے مفید۔

میزبانی کے آداب

☆ مہمان کے آنے پرخوشی اورمحبت کا اظہار کیجئے اورنہایت خوش دلی، وسعت قلب اورعزت واکرام کے ساتھ اس کا استقبال کیجئے۔تنگ دلی، بے رخی، سرد مہری اورکڑھن کا اظہار ہرگز نہ کیجئے۔

☆ خاطر تواضع کرنے میں وہ ساری ہی باتیں داخل ہیں جو مہمان کے اعزاز واکرام ،آرام وراحت،سکون ومسرت،اورتسکین جذبات کے لئے ہوں،خندہ پیشانی اورخوش اخلاقی سے پیش آنا،ہنسی خوشی کی باتوں سے دل بہلانا،عزت واکرام کے ساتھ بیٹھنے اور لیٹنے کا انتظام کرنا،اپنے معزز دوستوں سے تعارف اور ملاقات کرانا۔اس کی ضروریات کا پورالحاظ رکھنا یہ سب چیزیں اکرام واعزاز میں داخل ہیں۔

☆ معززمہمان کی ان کے مقام کے مطابق خاطر تواضع کرنا چاہیے،جب کھانے کے لئے بیٹھے تو بار باران کو کھانے کے لئے کہے اور وہ جب سیراب ہوجائے تواصرار مت کیجئے۔

☆ پہلے دن کی مہمانی اچھے کھانے اور مختلف قسم کی عمدہ اشیاء سے کیجئے۔

☆ مہمان کے آتے ہی اس کی انسانی ضرورتوں کا احساس کیجئے۔ اوران ضرورتوں کا انتظام کیجئے اور بیت الخلاء وغیرہ جیسی جگہوں سے مطلع کیجئے تا کہ مہمان کوتکلیف نہ ہوجائے۔

☆ مہمان کو رخصت کرتے وقت ان سے دعا کی درخواست کیجئے۔

مہمانی کے آداب

☆ کسی کے یہاں مہمان بن کر جائیں تو حسب حیثیت میزبان، یا میزبان کے بچوں کے لئے کچھ تحفے تحائف لے کر جائیں اور تحفے میں میزبان کے ذوق اور پسند کا لحاظ رکھیں۔ تحفے وتحائف سے محبت بڑھتی ہے اور دل سے رنجش دور ہوتی ہے۔

☆ جس کے یہاں بھی مہمان بن کر جائیں کوشش کریں کہ تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں، الا یہ کہ میزبان شدید اصرار کرے۔

☆ ہمیشہ دوسروں کے ہی مہمان نہ بنے، دوسروں کو بھی اپنے یہاں آنے کی دعوت دیں۔ اور دل کھول کر خاطر تواضع کریں۔

☆ مہمان بن کر جائے تو موسم کے لحاظ سے ضروری سامان اور بستر وغیرہ لے کر جائیں۔ میزبان کی مصروفیات اور ذمہ داری کا بھی لحاظ رکھیں۔

☆ آنے سے پہلے میزبان کو ضرور اپنے آنے کی خبر دیں تا کہ میزبان کو تکلیف نہ ہو جائے۔

☆ مہمان کو چاہیے کہ بغیر میزبان کی اجازت کے ان کی خاص بیٹھنے کی جگہ پر مت بیٹھے۔ اور ادھر ادھر نظر مت دوڑائے۔

☆ مہمان کو چاہیے کہ رخصت کے وقت میزبان کا شکر ادا کریں اور ان کے

لئے دعا کرے۔

متفرق آداب

انسان کی بعض جسمانی حالتیں ادب، تہذیب اور وقار کے خلاف ہوتی ہے، ان کو دیکھ کر ناگواری پیدا ہوتی ہے، مثلا جمائی لینے میں انسان کا منہ کھل جاتا ہے۔ آہ آہ کی ناگوار آواز منہ سے نکلتی ہے اور چہرے کی قدرتی ہیئت بدل کر ایک مضحکہ خیز شکل پیدا ہو جاتی ہے، اور سامنے والے کے لئے کراہیت اور نفرت کا سبب ہو جاتی ہے۔ اور انسان معاشرے میں وہ مقام حاصل نہیں کرسکتا جو مہذب اور باوقار انسان کو حاصل ہوتا ہے، اسی لئے شریعت نے چند آداب زندگی کے ہر موڑ، موقعہ اور شعبے میں بتلائے ہیں، تا کہ معاشرے میں ان آداب پر عمل کر کے مہذب اور باوقار بن کر زندگی گذارے، اور وہ مقام حاصل ہو جائے جو باوقار اور مہذب لوگوں کو حاصل ہے۔ چند آداب یہ ہیں۔

☆ داڑھی کو بار بار ہاتھ نہیں لگانا چاہیے۔ باہر جاتے وقت اپنی داڑھی کو کنگھی کرنا چاہیے، تا کہ دیکھنے والوں کو اچھا لگے، بے ترتیب بغیر داڑھی کو کنگھی کر کے جانا تہذیب ووقار کے خلاف ہے اور اس کی وجہ سے لوگوں کی نگاہ سے گر جاتا ہے۔

☆ چھینک آنے پر آہستہ ہاتھ منہ پر رکھے اور آواز کو پست کرے، چھینک کو نہ روکے یہ بہت ساری بیماریوں کا علاج ہے، اور اللہ کی تعریف کریں۔ جمائی آنے پر بھی منہ پر ہاتھ رکھے حتی الامکان روکنے کی کوشش کرے اور دعا پڑھے۔ عام مجمع میں

یا چند لوگ موجود ہوں اس وقت انگڑائی اور ڈکار نہ لے، یہ تہذیب کے خلاف ہے اور دیکھنے والے کے لئے نفرت کا سبب بن سکتا ہے۔اگر بالفرض آجائے تو مجمع سے اٹھ کر تنہائی میں ڈکار لے لیکن سب کے سامنے ڈکار لینا بری عادت ہے۔

آداب مسرت

انسان کو جن چیزوں کے حاصل ہونے پر مسرت ہوتی ہے، ان کی انتہا نہیں، مال و دولت، علم وفضل، عہدہ و منصب، شادی بیاہ، عید اور تہوار، غرض انسان کو زندگی میں اظہار مسرت کے سینکڑوں مواقع پیش آتے ہیں، لیکن یہ مسرت جب اعتدال سے بڑھ جاتی ہے تو اسکی سرحد فخر وغرور سے مل جاتی ہے۔اسلام نے تمام جذبات میں اعتدال پیدا کرنے کی غرض سے اس کے لئے چند آداب مرتب کیے ہیں، تاکہ انسان کسی بھی حال میں حد سے تجاوز نہ کرے اور وہ خالق کے بتائے ہوئے طریقے سے نہ ہٹنے پائے، مسلمان اور غیر مسلموں کے درمیان فرق باقی رہے۔

☆ جب کسی مسلمان کو کوئی مسرت حاصل ہو تو پہلے اس کو خدا کا شکر حاصل کرنا چاہیے کہ اسی کے فضل وکرم سے اسکو یہ خوشی حاصل ہوئی، اگر کوئی بڑی خوشی حاصل ہو تو سجد شکر بجالانا چاہیے۔

☆ شادی بیاہ میں اپنے دوست احباب کو دعوت دینی چاہیے۔خوشی کے موقعہ پر اچھے کپڑے اور عطر وغیرہ لگائیں۔

آداب ماتم

خوشی اور غم دو متضاد چیزیں ہیں، زندگی میں ہر انسان کو ان دو چیزوں سے گذرنا پڑھتا ہے، کبھی خوشی لاحق ہوتی ہے تو اس موقعہ پر وہ حد سے گذر جاتا ہے، اور کبھی غم لاحق ہوتا ہے تو اس موقعہ پر بھی وہ حد سے گذر جاتا ہے، اور وہ اعتدال سے ہٹ جاتا ہے، اور شریعت کے تمام حدوں کو پار کرتا ہے، پھر اس کے نتیجے میں وہ عذاب کا مستحق ہوتا ہے، اس لئے شریعت نے اس موقعہ کے چند آداب بتلائے ہیں، تاکہ آدمی اعتدال پر رہتے ہوئے، شریعت کے مطابق ان چیزوں کو منائے۔ماتم کے چند آداب یہ ہیں۔

☆ اگر کوئی حادثہ واقع ہو جائے تو سب سے پہلے اللہ کی قضاء پر راضی رہے، کسی حادثے پر آنکھوں سے آنسوں اگر آجائے تو بری بات نہیں ہے، یہ عین فطرت ہے، لیکن زیادہ آواز سے نہ روئے، صبر کا پیمانہ لبریز نہ ہو جائے۔

☆ حادثے کے بعد تین دن سے زیادہ غم نہ کرے، اور حادثے (موت) کے بعد ان کے گھر میں پڑوسی یا کوئی رشتہ داران کے یہاں کھانا بھیجیں، کیونکہ غم کے سبب ان کے گھر میں کھانا پکانا مشکل ہوتا ہے، وہ غم میں مبتلا رہتے ہیں، اس لئے ان کے عزیز واقرباء وغیرہ پہلے ان چیزوں کی فکر

کریں۔آنحضرت ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقعہ پران کے گھر کھانا بھجوانے کا حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ ان کے گھر کے لوگوں کو آج کھانا پکانے کا موقع نہ ملے گا۔یہ عین سنت بھی ہے اور انسانی ہمدردی بھی ہے۔

☆ حادثہ پران کو تسلی دینا چاہیے۔اوران کو دعاوغیرہ کی تلقین کرتے رہنا چاہیے۔

گھر اللہ کی ایک بڑی نعمت ہے۔دنیا میں آنے کے بعد زندگی گزارنے کے لئے ایک مکان کی ضرورت پڑھتی ہے،جن کو اللہ تعالی نے اس نعمت سے نوازا ہے،اللہ کا بڑا شکر بجالانا ہے،اوراس کی صفائی اور ستھرائی کا خیال رکھنا ہے تا کہ ہر قسم کی نحوست اور بے برکتی سے نجات حاصل ہوجائے اور دیکھنے والے کے دل میں نفرت اور کرہیئت نہ ہو اس لئے اس کے چند آداب ہیں،اس کو ملحوظ رکھنا باعث خیر وبرکت،اورنزول ملائکہ ہے۔

☆ سب سے پہلے اللہ تعالی کی تعریف اورشکر ادا کرنا ہے،کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے ایک مکان عطا فرمایا۔اس کی افتتاح کسی بڑے اللہ والے متقی پرہیز گار کے ہاتھ سے کرنا چاہیے،اس لئے کہ بڑا متقی وہ ہوگا جو حرام کاموں سے بالکل بچتا ہو اور سنتوں کا پابند ہو اللہ کی یاد میں سرشار ہو ایسے آدمی کے ہاتھ سے افتتاح کرنا باعث برکت ہوگا۔افتتاح کا بہترین

وقت اور باعث برکت صبح کا وقت ہے دن کے شروع میں کرنا ہر طرح سے خیر و برکت کا باعث ہوتا ہے۔اس کے برخلاف دن کے آخری حصے میں سورج ڈھلنے کے وقت کرنا کسی طرح سے بھی صحیح اور مناسب نہیں ہے۔

مکان ضرورت سے زائد نہ ہو یہ وبال کا سبب ہوگا۔مکان میں بے کار نقش ونگار نہ کرے،یہ اصراف میں داخل ہوگا۔افتتاح کے بعد کم از کم چالیس دن تک سورے بقرہ کی مکمل تلاوت کرنا باعث برکت اور ہر شر وفتن خصوصا جنات کے اثرات سے حفاظت کا سبب ہوگا۔گھر میں مکھڑی کا جالا ہونے نہ دے یہ بہت ہی بری چیز ہے۔گھر کے آس پاس بالکل صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔

☆ دھیمی روشنی میں نہ پڑھنا چاہیے اس سے آنکھ کو نقصان پہنچتا ہے۔

ماں اور باپ کی طرف سے جو رشتہ منسلک ہوتا ہے،اس کی شریعت میں بہت بڑی اہمیت ہے۔اللہ،رسول اور والدین کے بعد ان کا سب سے زیادہ حق ہوتا ہے۔ماں کی جانب سے جو رشتہ منسلک ہوتا ہے اس میں نانا ،نانی اوپر تک،ماموں،خالہ،وغیرہ شامل ہیں۔والد کی جانب سے دادا،دادی اوپر تک،پھوپھی،چچا وغیرہ شامل ہیں۔ان کا حق ادا کرنے کی بہت تاکید کی گئی ہے اور ایسے لوگوں کے لئے اللہ کی رضا اور خوشنودی اور جنت کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔اور ان کے حقوق سے روگردانی کرنے

والوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔اور ایسا شخص دنیا وآخرت دونوں میں خسارے میں رہے گا۔

☆ رشتہ دار اگر بیمار ہوجائے تو پہلے ان کی عیادت کرنا چاہیے،اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی فکر کرنا چاہیے،اگر وہ آپ سے مدد مانگے تو فورا اس کو پورا کرنا چاہیے۔اپنی ضرورت کو ادھر ادھر کر کے ان کی ضرورت کو پورا کرنا چاہیے۔

☆ وقفہ وقفہ میں ان کی ملاقات اور خیر خیریت معلوم کرتے رہنا چاہیے۔اگر ان سے کچھ خطا ہو تو صرف نظر کرنا چاہیے۔ان کو کسی صورت میں بھی ناراض نہ کرنا چاہیے۔

☆ کسی بھی صورت میں ان سے دشمنی نہ رکھنی چاہیے،اور ان سے اپنے تعلقات نہ توڑنا چاہیے،اگر ایسا کروگے تو دنیا وآخرت دونوں میں برباد ہوجاؤگے۔

فون اللہ تعالی کی ان پیدا کردہ چیزوں میں ہے جس کے سلسلہ میں پہلے ہی اللہ تعالی نے آج سے چودہ سو سال پہلے اپنے محبوب کے ذریعہ انسانوں کو خبر دی تھی،وہ آج انسان نے اس کو ایجاد کیا ہے۔اور یہ اب انسان کے لئے ضروریات زندگی بن گئی ہے۔اس کے بغیر انسان کی زندگی نہیں چل سکتی ہے،اس کے جتنے فوائد ہیں اتنے نقصانات بھی ہیں۔اس

کے چند آداب ہیں اگر انسان ان آداب کے مطابق اس کو استعمال کرے تو یہ راحت اور سکون کا سبب ہوگا اور اس سے بہت سارے فوائد حاصل ہوں گے۔اور اگر اس کو من چاہے طریقے سے استعمال کریں گے تو یہ پریشانی کا سبب ہوگا اور انسان مصیبت میں مبتلا ہوگا۔ہم چند آداب ذکر کررہے ہیں۔

☆ فون کا استعمال شدید ضرورت پر ہی کرنا چاہیے،اور جتنی بات کی ضرورت ہو اتنی ہی بات کرنی چاہیے۔

☆ فون پر بیکار اور راز کی باتوں کو نہ کرنا چاہیے،یہ ہر اعتبار سے نقصاندے ہے۔

☆ فون کرتے وقت اوقات کا خاص طور پر لحاظ رکھنا چاہیے،ایسے اوقات میں فون نہ کرے جو اوقات عام طور پر آرام کے ہوتے ہیں،ہوسکتا ہے کہ وہ آرام کررہا ہو یا کوئی دوسرے کام میں مشغول ہو،اس سے اس کو تکلیف ہو،خاص طور پر دیر رات میں فون نہیں کرنا چاہیے،الا یہ کہ کوئی شدید ضرورت پیش آجائے تو اور بات ہے۔

☆ فون پر ہلاؤ کا لفظ نہیں استعمال کرنا چاہیے،بلکہ السلام علیکم کہنا چاہیے۔

☆ شہر میں موجود ہونے کے باوجود صرف فون پر کسی محترم شخصیت یا استاد کو کسی قسم کی تقریبات کی دعوت نہ دے الا یہ کہ پہلے بالمشافہ دعوت دی

گئی ہو، تو اور بات ہے۔ یہ ادب کے خلاف ہے پہلے ملاقات کرکے بعد میں یاددہانی کے طور پر فون کرنا کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ فون پر اپنے نام کے بغیر کوئی بھی پیغام نہ بھیجے، اگر کسی قسم کا پیغام بھیجنا ہوتو نام کے ساتھ بھیجنا چاہیے۔ اسی طرح ایسے شخص کو پیغام نہیں بھیجنا چاہیے جس سے آپ کو کوئی تعلق نہ ہو یا بے تکلف نہ ہو، اس سے تعلقات خراب ہوتے ہیں۔

☆ کوئی بھی دوا تجربا کار ڈاکٹر کو دیکھائے بغیر نہ کھائے، اس سے بہت نقصان ہوتا ہے بسا وقات آدمی کی جان خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

ان چیزوں سے خاص طور پر بچنے کی کوشش کریں اس لئے کہ یہ چیزیں ہر قسم کی بے برکتی کو جنم دیتی ہیں اور رزق پر اس کا بڑا برا اثر پڑتا ہے۔

جنابت کی حالت میں بغیر ہاتھ دھوے کچھ نہ کھانا، بہتر یہ ہے کہ جنابت کی حالت میں کچھ نہ کھائے ☆لہسن اور پیاز کو نہ جلائے ☆ گھر کی چوکٹ پر نہ بیٹھے ☆کسی وقت بھی کپڑے سے جھاڑو نہ دے بالخصوص رات کو نہ دینا چاہیے ☆ روٹی کے ٹکڑے کی اہانت نہ کرے بلکہ کھانے کی کسی چیز کی بھی اہانت نہ کرے ☆ مقام استنجاء (پاخانہ) کرنے کی جگہ پر (بیت الخلاء) میں بدن کے اعضا کو نہ دھونا چاہیے ☆ دامن یا آستین سے دھوئے ہوئے اعضاء کو خشک (پوچھنا) نہ کرنا چاہیے ☆ استعمال شدہ

پیالے یا برتن بغیر دھوئے نہ رکھے اور پانی کا برتن بغیر منہ ڈھکے نہ رکھنا چاہیے ☆ نماز کو کمتر نہ سمجھے ☆ مسجد سے جلد نہ نکلے بعض حضرات مسجد سے اتنی جلد نکلنے کی فکر میں رہتے ہیں کہ امام کا دوسرا سلام پھیرنے تک وہ باہر پہنچ جاتے ہیں یہ بہت ہی بری اور گھٹیا عادت ہے، دعا وغیرہ کرکے سنتیں پڑھ کر نکلنا چاہیے ☆ مغرب اور عشاء کے درمیان نہ سوئے ☆ قبل طلوع شمس نہ سونا چاہیے ☆ رات کے وقت سائل (بھیگ مانگنے والا) کو واپس نہ کرنا چاہیے بالخصوص جب وہ اللہ کے نام کا واسطہ دے کر مانگے ☆ ہر وقت بات بات پر جھوٹ نہ بولنا چاہیے اس سے گناہ کے علاوہ دنیوی نقصان بھی ہوتا ہے ☆ کھڑے ہو کنگی نہ کرنا چاہیے ☆ بار بار جھوٹی قسم نہ کھانا چاہیے، قطع رحمی سے بچنا چاہیے۔

☆ زندگی کے اہم معاملات مثلاً نکاح، ملازمت، اور تجارتی امور وغیرہ میں استخارہ کرنا چاہیے، استخارہ کے معنی ہیں خیر اور بھلائی طلب کرنا، ان امور میں استخارہ کرے جن امور میں خیر کا پہلو پوشیدہ ہو یا بہت سارے پہلو موجود ہوں مثلاً لڑکی کی طرف سے بہت سارے پیغام موصول ہوں اور ان میں سے دو یا تین پیغام آپ کو پسند آئے ہوں لیکن ان میں سے کون ہمارے لئے خیر ہوں تو اس صورت میں استخارہ کرکے جو دل میں پسند آئے یا قلب کا جس کی طرف میلان ہو اس کو اختیار کرنا چاہیے۔ اس کے چند

آداب یہ ہیں۔

☆ استخارہ کی نیت سے دو رکعت نفل نماز سونے سے پہلے پڑھ کر بغیر بات کئے سو جائے اور صبح میں اٹھنے کے بعد جو دل میں آئے یا دل کا میلان جس کی طرف ہو اس کے حق میں فیصلہ کرے، اگر ایک مرتبہ کرنے سے کوئی معلوم نہ ہو تو کم از کم تین مرتبہ کرنا چاہیے، اس میں جو دل میں آئے وہ کر گزرے، نماز کے بعد استخارہ کی خاص دعا حدیث میں وارد ہے اس کو ضرور پڑھنا چاہے۔

☆ استخارہ اس خیر کام میں کرنا چاہیے جو شرعی اعتبار سے جائز ہو، گناہ کے کاموں میں استخارہ نہیں کیا جاتا ہے۔

☆ استخارہ کرنے کے بعد پھر اس کے خلاف نہ کرنا چاہیے، اس لئے کہ بسا اوقات اس کے برخلاف کرنے سے نقصان ہوتا ہے۔ استخارہ کرنے کے بعد پھر اس کام میں شیطان کا دخل نہیں ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔